اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

دار الامان قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قیمت ایک آنہ

ایڈیٹر

تار کا پتہ الفضل قادیان

نمبر ۱۹۹	۱۹۳۹ء ۳۱ اگست مطابق	یوم پنجشنبہ	مورخہ ۱۵ رجب ۱۳۵۸ھ	جلد ۲۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج ساڑھے پانچ بجے شام دھرم سالہ سے معہ اہل و عیال بخیر و عافیت بذریعہ کار تشریف لے آئے ہیں الحمد للہ۔ چونکہ حضور موضع رجادہ کے رستہ سے جو قادیان کے مغرب میں واقع ہے۔ تشریف لانے والے تھے۔ اس لیے ایک بڑا مجمع حضور کے استقبال کے لیے پرانے اڈا خانہ کے پاس جمع ہو گیا۔ حضور نے کار سے اُتر کر سب سے مصافحہ کیا۔ اور پھر مجمع سمیت پرانے بازار میں سے گزرتے ہوئے گھر تشریف لائے حضور کے خدام ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے پرائیویٹ سکرٹری اور خان میر صاحب بھی واپس آ گئے ہیں :۔

پونے نو بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت ناساز ہے۔ حضور کی صحت کے لیے دُعا کی جائے :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ ضعف اور آشوب چشم علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچے مذہب میں خدا تعالیٰ کی معرفت کے وسائل بکثرت پائے جاتے ہیں

"اے معزز صاحبان! مجھے بہت غور کے بعد اور نیز خدا کی متواتر وحی کے بعد معلوم ہوا ہے۔ کہ اگرچہ اس ملک میں مختلف فرقے پائے جاتے ہیں۔ اور مذہبی اختلاف ایک سیلاب کی طرح حرکت کر رہے ہیں۔ تاہم وہ امر جو اس کثرت اختلافات کا موجب ہے۔ وہ درحقیقت ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ اکثر انسانوں کے اندر سے قوت روحانیت اور خدا ترسی کم ہو گئی ہے۔ اور وہ آسمانی نور جس کے ذریعہ سے انسان حق اور باطل میں فرق کر سکتا ہے۔ وہ قریباً بہت سے دلوں میں سے جاتا رہا ہے۔ اور دُنیا ایک دہریت کا رنگ پکڑتی جاتی ہے۔ یعنی زبانوں پر تو خدا اور پرمیشور ہے۔ اور دلوں میں ناستک مت کے خیالات بڑھتے جاتے ہیں۔ اس بات پر یہ امر گواہ ہے۔ کہ عملی حالتیں جیسا کہ چاہیئے۔ درست نہیں ہیں۔ سب کچھ زبان سے کہا جاتا ہے۔ مگر عمل کے رنگ میں دکھلایا نہیں جاتا۔ اگر کوئی پوشیدہ راستباز ہے۔ تو میں اس پر کوئی حملہ نہیں کرتا۔ مگر عام حالتیں جو ثابت ہو رہی ہیں۔ وہ یہی ہیں۔ کہ جس غرض کے لیے مذہب کو انسان کے لازم حال کیا گیا ہے۔ وہ غرض مفقود ہے۔ دل کی حقیقی پاکیزگی اور خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور اس کی مخلوق کی سچی ہمدردی اور حلم اور رحم اور انصاف اور فروتنی اور دوسرے تمام پاک اخلاق اور تقویٰ اور طہارت اور راستی جو ایک رُوح مذہب کی ہے۔ اس کی طرف اکثر انسانوں کو توجہ نہیں۔ مقام افسوس ہے۔ کہ دُنیا میں مذہبی رنگ میں تو جنگ و جدل روز بروز بڑھتے جاتے ہیں۔ مگر روحانیت کم ہوتی جاتی ہے۔ مذہب کی اصل غرض اس سچے خدا کا پہچاننا ہے۔ جس نے اس تمام عالم کو پیدا کیا ہے اور اس کی محبت میں اس مقام تک پہونچنا ہے۔ جو غیر کی محبت کو جلا دیتا ہے۔ اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کرنا ہے۔ اور حقیقی پاکیزگی کا جامہ پہننا ہے لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ یہ غرض اس زمانہ میں بالائے طاق ہے۔ اور اکثر لوگ دہریہ مذہب کی کسی شاخ کو اپنے ہاتھ میں لیے بیٹھے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی شناخت بہت کم ہو گئی ہے۔ اسی وجہ سے زمین پر دن بدن گناہ کرنے کی دلیری بڑھتی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ بدیہی بات ہے۔ کہ جس چیز کی شناخت نہ ہو۔ نہ اس کا قدر دل میں ہوتا ہے۔ اور نہ اس کی محبت ہوتی ہے اور نہ اس کا خوف ہوتا ہے۔ تمام اقسام خوف اور محبت قدردانی کی شناخت کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ پس اس سے ظاہر ہے۔ کہ آجکل دُنیا میں گناہ کی کثرت بوجہ کمی معرفت ہے۔ اور سچے مذہب کی نشانیوں میں سے یہ ایک عظیم الشان نشانی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی پہچان کے وسائل بہت سے اس میں موجود ہوں۔ تا انسان گناہ سے رُک سکے۔ اور تا وہ خدا تعالیٰ کے حسن و جمال پر اطلاع پا کر کامل محبت اور عشق کا حصہ لیوے اور تا وہ قطع تعلق کی حالت کو جہنم سے زیادہ سمجھے۔" (لیکچر لاہور صفحہ ۲ و ۳)

تحریک جدید میں امریکہ کی جماعتوں کی مخلصانہ قربانی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے چندے کی ادائیگی میں جماعتیں اور افراد کوشش کر رہے ہیں۔ کہ وہ حضور کے ۳۰ ؍ جون کے خطبے کی تعمیل میں اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر دیں۔

احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان کی جن جماعتوں اور افراد کا چندہ ماہ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں مرکز میں داخل ہو جائے گا۔ ان کی ادائیگی پندرہ اگست کی میعاد کے اندر سمجھی جائے گی۔ پس ہر جماعت اور ہر فرد کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کا چندہ ستمبر کے پہلے ہفتہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہو جائے۔

بیرون ہند کی جن جماعتوں اور افراد کا چندہ تیس ستمبر تک مرکز میں داخل ہو جائیگا داخلہ خواہ بذریعہ چک یا ڈرافٹ۔ یا بیمہ یا پوسٹل آرڈر وغیرہ ہو ان کی ادائیگی بھی پندرہ اگست کی میعاد کے اندر سمجھی جائے گی۔ پس بیرون ہند کی جماعتوں کو پوری کوشش کر کے اپنے چندے کی رقم ۳۰ ؍ ستمبر تک سو فیصدی مرکز میں پہنچا دینی چاہیئے۔ بیرون ہند کی بہت سی جماعتوں اور افراد نے اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے جیسا کہ گذشتہ شائع شدہ اعلانات سے ظاہر ہے۔ ذیل میں امریکہ کی جماعتوں کی کچھ کیفیت کا درج کیا جانا مناسب ہے۔ جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے بنگالی نے گذشتہ ایام میں مندرجہ ذیل وعدے امریکہ کی جماعتوں کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور پیش فرمائے۔

جماعت شکاگو	۹۱ ڈالر	جماعت کلیولینڈ	۵۰ سینٹ — ۱۰۲ ڈالر
" کلینرو	۱۰ "	" گیبز برگ	۰ — ۱۰ "
" ڈیٹرائٹ	۳۰ "	" پیٹس برگ	۰ — ۱۶۰ "
" اوہائیو پنسلوانیا	۵۰ سینٹ — ۲۲ "	" انڈین پولیز	۲۵ — ۵۶ "
" واشنگٹن	۰ — ۱۶ "		
" کنساس سٹی	۰ — ۶۳ "	میزان	۲۵ — ۵۶۱ ڈالر کی رقم

۲۵-۵۶۱ ڈالروں کی رقم روپیہ میں -/۱۵۷۵ بنتی ہے۔ اس کے علاوہ صوفی مطیع الرحمن صاحب معہ اپنی اہلیہ صاحبہ کے -/۱۵۵ روپے کا نہ صرف وعدہ کر چکے ہیں بلکہ اسے ادا بھی کر چکے ہیں۔ اسی طرح سید عبد الرحمن صاحب کلیولینڈ کے -/۱۸۵ ادا کر چکے ہیں گویا امریکہ سے -/۱۵۷۵ -/۱۵۵ اور -/۱۸۵ کے وعدے موصول ہوئے جن میں سے صوفی مطیع الرحمن صاحب کے -/۱۵۵ اور سید عبد الرحمن صاحب کے -/۱۸۵ روپیہ داخل ہو چکے ہیں۔ اور -/۵۹ ڈالر یا -/۱۶۵ کی رقم صوفی مطیع الرحمن صاحب نے مندرجہ ذیل احباب سے لے کر بھجوائی ہے۔

بھائی محمد شفیع صاحب شکاگو	۰ — ۱۱ ڈالر	بہن مریم صاحبہ	۰ — ۲ ڈالر
" نور السلام "	۰ — ۵ "	" ملکہ حمیدہ صاحبہ شکاگو	۰ — ۱ "
" عمر خان صاحب "	۰ — ۵ "	بھائی فضل الرحمن صاحب ڈیٹرائٹ	۰ — ۵ "
" بشیر صاحب "	۰ — ۳ "	بہن امۃ اللطیف صاحبہ ثانی ڈیٹن	۰ — ۵ "
" محمد رشید صاحب "	۰ — ۲ "	بھائی عبد الحمید صاحب گریس برگ	۰ — ۵ "
" ہارون صاحب "	۰ — ۲ "	بہن حمیدہ صاحبہ "	۰ — ۵ "
بہن حلیمہ صاحبہ "	۰ — ۲	خدیجہ صاحبہ شکاگو	۰ — ۲ "
" رشیدہ صاحبہ نمبر ۲ "	۰ — ۲	میزان	۰ — ۵۹ "

صوفی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ اس ملک میں اقتصادی حالت نہایت خراب ہے۔ اور قحط کا دور دورہ ہے۔ ایک بہت بڑی تعداد بے کاروں کی ہے۔ اس میں ایک معقول تعداد ایسی احمدیوں کی بھی ہے۔ جو بے کار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا فضل نازل کرے۔ باوجود ان مشکلات کے حضور کے ۳۰ ؍ جون کے خطبے کی تعمیل میں ۱۳ ؍ اگست سے پہلے چیک -/۱۶۵ کا بھیجا ہے۔ امریکہ سے اب تک -/۵۰۵ روپیہ داخل ہو چکا ہے۔ چندہ دینے والے احباب کی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور ان کی ہر قسم کی مصائب اور مشکلات کو اپنے فضل سے دور کر دے۔

صوفی مطیع الرحمن صاحب تحریک جدید کے متعلق خاص کام کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے فضلوں کی بارش برسائے۔

بیرون ہند کی جماعتوں کو خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ جب کہ وہ احباب بھی جو بیکار اور قحط کی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ تحریک جدید کی قربانی میں اپنے امام کے اشارے پر حصہ لے رہے ہیں۔ تو وہ جماعتیں اور ان کے افراد جو آسودہ حال ہیں۔ انہیں۔ ۳۰ ؍ ستمبر تک اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان)

تلاش گمشدہ

میاں عبد المجید صاحب امام مسجد۔ شہر گجرات کا لڑکا عبد الحمید عمر ۹ سال رنگ گندمی بائیں آنکھ پر ایک انچ کے قریب زخم کا نشان ہے کانوں سے تھوڑا کم سنائی دیتا ہے۔ اور حافظ قرآن مجید ہے۔ عرصہ تقریباً ایک سال سے گم ہے۔ بہت تلاش کی گئی مگر پتہ نہیں چلا۔ اس حلیہ اور عمر کا لڑکا اگر کسی کو ملے یا پتہ ہو۔ تو فوراً نظارت ہذا میں اس کی اطلاع دیں۔ نیز مندرجہ بالا پتہ پر بھی اس کے والد کو اطلاع کر دیں اس کے والدین بہت بے قرار ہیں۔

ناظر امور عامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داخلہ مبلغین کلاس

جیسا کہ پہلے دو دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے درجہ ثالثہ کے داخلہ کے لئے مولوی فاضل طلبہ کی درخواستوں کی ضرورت ہے لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک بہت کم درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ حالانکہ اس میں طلبہ کو زیادہ سے زیادہ شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے اب پھر اطلاع دی جاتی ہے کہ جملہ امیدواران درجہ ثالثہ آٹھ ستمبر تک اپنی درخواستیں دفتر جامعہ میں پہنچا دیں۔ مقررہ تاریخ کے بعد کسی درخواست پر غور نہ کیا جا سکیگا۔

درخواست میں حسب ذیل کوائف کا درج کیا جانا ضروری ہے نام مع ولدیت تاریخ پیدائش۔ موجودہ عمر۔ وطن۔ کس سن میں مولوی فاضل پاس کیا اور کتنے نمبر حاصل کئے۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

دل جلدی امراض۔ پائیوریا۔ ہر قسم کی غدود اور گلٹی کو تحلیل کرنے اور ہر ایک درد کا (سوائے سوء ہضم کے) ہر زہریلے جانور کے ڈسنے اور کاٹنے کا تیر بہدف علاج ہے۔ مجلوق کی رگوں کو تقویت دیتی ہے ہر مشہور دوا فروش سے مل سکتی ہے قیمت فی شیشی ۔۔ مرکزی ڈپو آف بذمہ خریدار

المشتہر

طاہر الدین اینڈ سنز ڈل روز ویلا فیروز پور روڈ ڈاکخانہ اچھرہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران "الفضل" جن کو وی۔پی ہونگے

گذشتہ سے پیوستہ

جن احباب کا چندہ ۱۲ اگست ۳۹ء سے ۲۰ ستمبر ۳۹ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اس فہرست میں ان اصحاب کے نام بھی درج ہیں۔ جو اپنا چندہ باقاعدہ دفتر محاسب کی معرفت یا بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ایسے اصحاب کے اسماء محض ان کی اطلاع کی غرض سے شائع کئے جاتے ہیں۔ تا اگر وہ اب تک چندہ ارسال نہیں فرما سکے۔ تو اس اعلان کو دیکھتے ہی ارسال فرما دیں۔ ان اصحاب کے نام وی۔پی ارسال نہیں ہوں گے۔ ایسے اصحاب کے علاوہ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ۱۰ ستمبر ۳۹ء سے قبل چندہ ادا فرما دیں۔ یا قیمت کی ادائیگی کے متعلق اس تاریخ تک دفتر میں اطلاع بھیج دیں۔ تا ان کے وی۔پی روکے جا سکیں۔

جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار نہ کریں گے ان کے نام ۱۰ ستمبر ۳۹ء کو وی پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ بعض اوقات دوست اطلاع ارسال فرمانے میں تاخیر کر دیتے ہیں۔ اور چونکہ وی۔پی کی تاریخ گذر جانے کے بعد ان کی اطلاع دفتر میں پہنچتی ہے۔ اور اس وقت وی۔پی روکے نہیں جا سکتے اس لئے احباب اس بارے میں خاص طور پر احتیاط فرماویں ——— (مینیجر)

۱۴۱۹۵ میاں عبدالحق صاحب
۱۴۲۰۹ میاں محمد ابراہیم صاحب
۱۴۲۲۶ - محمد عبداللہ صاحب
۱۴۲۲۸ - ایم عبدالواحد صاحب
۱۴۲۴۹ - قمر احمد صاحب
۱۴۲۵۲ - اے ڈی ابوبکر صاحب
۱۴۲۶۰ - چوہدری غلام رسول صاحب
۱۴۲۶۶ - ڈاکٹر غفور الحق صاحب
۱۴۲۹۲ مستری چراغ دین صاحب
۱۴۳۳۹ - محمد عباس صاحب
۱۴۳۹۶ - چوہدری غلام احمد صاحب
۱۴۴۲۳ - محمد شفیع صاحب
۱۴۴۳۰ - سید فیاض الدین صاحب
۱۴۴۳۹ - ڈاکٹر فیض اللہ صاحب
۱۴۴۴۱ - بابو رحمت اللہ صاحب
۱۴۴۴۶ - محمد نثار اللہ صاحب
۱۴۴۶۶ - چوہدری غلام اللہ صاحب
۱۴۴۷۴ - شریف احمد صاحب
۱۴۴۸۰ - مرزا منظور احمد صاحب
۱۴۴۸۷ - بشیر محمد صاحب
۱۴۴۹۷ - بابو ضیاء الحق صاحب
۱۴۵۰۰ - شیخ محمد اسماعیل صاحب
۱۴۵۰۳ - شیخ کریم بخش صاحب
۱۴۵۱۴ - احمد جان خانصاحب
۱۴۵۲۳ - منشی منظور احمد صاحب
۱۴۵۲۴ - ملک صفدر علی صاحب
۱۴۵۲۵ - مولوی محمد عبداللہ صاحب
۱۴۵۴۶ - مولوی محمد علی صاحب
۱۴۵۴۷ - محمد یوسف صاحب
۱۴۵۵۳ - جمعدار فتح الدین صاحب
۱۴۵۵۴ - محمد عبداللہ صاحب اختر
۱۴۵۷۰ - قاضی محمد رفیق صاحب
۱۴۵۷۵ - منشی فضل محمد خانصاحب
۱۴۵۷۸ - چوہدری محمد انوار حسین صاحب
۱۴۵۸۲ - میاں غلام سرور صاحب
۱۴۶۰۱ - الطاف حسین صاحب
۱۴۶۱۰ - صلاح الدین صاحب
۱۴۶۱۱ - چوہدری شاہ نواز صاحب
۱۴۶۱۶ - چوہدری محمد بخش صاحب
۱۴۶۲۴ - چوہدری ابوالخیر سعید احمد صاحب
۱۴۶۲۵ - نظیر بیگم صاحبہ
۱۴۶۲۷ - عبدالسلام صاحب
۱۴۶۲۹ - لال محمد صاحب
۱۴۶۳۶ چوہدری عبدالرحمن صاحب
۱۴۶۴۰ شیخ مولا بخش صاحب
۱۴۶۴۶ - ملک مبارک احمد صاحب
۱۴۶۴۸ - عبدالرحیم صاحب
۱۴۶۵۱ - چوہدری مقبول احمد صاحب
۱۴۶۵۷ - چوہدری سردار احمد صاحب
۱۴۶۶۴ - میاں غلام احمد صاحب
۱۴۶۶۵ - خواجہ محمد اقبال صاحب
۱۴۶۶۶ - چوہدری بشارت احمد صاحب
۱۴۶۷۰ - سید یعقوب الرحمن صاحب
۱۴۶۷۹ - عباس بن عبدالقادر صاحب
۱۴۶۸۶ - ڈاکٹر محمد سعید احمد صاحب
۱۴۶۹۸ چوہدری فضل الٰہی صاحب
۱۴۷۰۷ - محمد عبدالحق صاحب
۱۴۷۰۸ بابو محمد اسلاف صاحب
۱۴۷۱۱ عبدالغنی صاحب
۱۴۷۱۵ - سید علی شاہ صاحب
۱۴۷۳۰ عبدالحکم صاحب
۱۴۷۴۵ - غلام نبی صاحب مسگر
۱۴۷۵۰ شیخ فضل کریم صاحب
۱۴۷۵۹ چوہدری غلام رسول صاحب
۱۴۷۶۵ - سید ارتضیٰ علی صاحب
۱۴۷۷۰ - انجمن احمدیہ معرفت محمد سعید صاحب
۱۴۷۸۹ - حسین محمد صاحب
۱۴۷۹۶ - محمد اکبر صاحب
۱۴۸۲۰ - منشی عبداللہ خانصاحب
۱۴۸۰۴ - میاں احمد الدین صاحب
۱۴۸۱۰ - میاں فیض محمد صاحب
۱۴۸۱۳ محمد ایوب خان صاحب
۱۴۸۲۹ - سید سلیم شاہ صاحب
۱۴۸۳۰ - چوہدری غلام احمد صاحب
۱۴۸۳۱ - شیخ رحمت اللہ صاحب
۱۴۸۴۷ - جناب محمد اسلم صاحب
۱۴۸۷۱ - سید نذیر حسین صاحب
۱۴۸۷۴ - عبداللہ خان صاحب
۱۴۸۷۵ - مولوی عبدالواحد خان صاحب
۱۴۸۷۶ عبدالحمید صاحب
۱۴۸۷۷ قاضی کلیم اللہ صاحب
۱۴۸۸۱ - ملک بہادر خانصاحب
۱۴۸۸۲ - ماسٹر عبدالحی صاحب
۱۴۸۸۳ - محمد یوسف خانصاحب
۱۴۸۸۴ - مولوی ایوب صاحب
۱۴۸۹۱ - اے رحیم صاحب
۱۴۸۹۵ - ایم موسیٰ رضا صاحب
۱۴۸۹۷ - رشید احمد خانصاحب
۱۴۹۰۲ - علی محمد صاحب
۱۴۹۰۳ - سید سید احمد صاحب
۱۴۹۰۷ - حکیم محمد محفوظ عالم صاحب
۱۴۹۱۴ - شیخ کرامت اللہ صاحب
۱۴۹۲۶ - فضل حسین صاحب
۱۴۹۲۷ - حوالدار سوندھا خانصاحب
۱۴۹۳۴ - قاضی محمد حسین صاحب
۱۴۹۳۵ - ملک غلام الٰہی صاحب
۱۴۹۳۷ - خواجہ عبدالعزیز صاحب
۱۴۹۴۲ - محمد اکبر خانصاحب
۱۴۹۶۵ - راجہ غلام محمد صاحب
۱۴۹۶۶ - عبدالرحمن صاحب
۱۴۹۶۸ - محمد بخش خانصاحب
۱۴۹۶۹ - ملک عبدالعلی صاحب
۱۴۹۷۱ - چوہدری بہادر خان صاحب
۱۴۹۸۰ - خواجہ عبدالعزیز صاحب
۱۴۹۸۶ منشی مسعود الرحمن صاحب
۱۴۹۸۹ - چوہدری محمد ابراہیم صاحب
۱۴۹۹۰ - چوہدری محمد علی صاحب
۱۴۹۹۳ - ملک کرم الٰہی صاحب
۱۴۹۹۶ - محمد اشرف صاحب
۱۵۰۰۲ - اصغر علی خان صاحب
۱۵۰۰۹ چوہدری طالب حسین صاحب
۱۵۰۱۰ - مستری محمد اسماعیل صاحب
۱۵۰۱۵ - سید محمد حسین صاحب
۱۵۰۲۴ - ڈاکٹر منیر احمد صاحب
۱۵۰۳۶ - بیگم صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب
۱۵۰۳۹ - ایم ظہیر الدین صاحب
۱۵۰۴۰ - ڈاکٹر محمد بشیر صاحب
۱۵۰۴۴ - شیخ غلام احمد صاحب
۱۵۰۴۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۱۵۰۴۶ - شیخ مظفر الدین صاحب
۱۵۰۵۰ - ریحانہ صاحبہ بنت ظریف
۱۵۰۵۵ - چوہدری فضل احمد صاحب
۱۵۰۶۴ - ایم - اے قریشی
۱۵۰۶۹ - چراغ الدین صاحب
۱۵۰۷۵ چوہدری سلطان علی صاحب

کٹ پیس کے نرخوں میں کمی

ہر قسم کی چھینٹ ہر قسم لٹھا، ولائتی مربند گا نمٹیس اور ململ مثلاً پاپلین وجاپانی وائل ڈوریا جالی مور وکین بوسکی ساٹن کریپ جارجٹ اور زنانہ مردانہ سوٹوں کے کپڑے نئے ڈیزائن نیا سٹاک آگیا ہے۔ کراچی کے علاوہ ہندوستان بھر میں تھوک مال روزانہ سپلائی ہوتا ہے بیوپاریوں کو ہر قسم کی سہولت دی جاتی ہے۔ آج ہی نرخنامہ منگا کر آزمائشی آرڈر دیں اس ماہ سے نرخ بہت کم کر دیئے ہیں:۔

بھاسنز کٹ پیس پوسٹ بکس نمبر ۸۶ نیو کلاتھ مارکیٹ کراچی

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام سمجھتے ہیں:۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

2918

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو ۲۸ اگست۔ جاپانی وزارت مستعفی ہو گئی ہے۔ نئی وزارت میں کوئی پرانا ممبر نہیں لیا جائے گا۔ سابق وزیر اعظم نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہم روس و جرمنی کے معاہدہ کے نتیجہ میں مستعفی ہوئے ہیں۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ یہ ہماری پالیسی کی ناکامی کا نتیجہ ہے اب جاپان کو ایک آزاد پالیسی وضع کرنے کی ضرورت ہے۔

ہانگ کانگ ۲۸ اگست۔ یہاں کے جرمن سفیر نے حکم دیا ہے کہ تمام جرمن فوراً یہاں سے چلے جائیں۔

ماسکو ۲۸ اگست روسی پارلیمنٹ نے جرمنی کے ساتھ معاہدہ عدم اقدامات جارحانہ کی تصدیق کر دی ہے۔

روما ۲۸ اگست کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر میکنزی کی اپیل کے جواب میں مسولینی نے لکھا ہے کہ میں امن کا خواہاں ہوں۔ مگر ایسے امن کا جو ہمیشہ رہے اور انصاف پر مبنی ہو۔

قاہرہ ۲۸ اگست مصر میں مقیم اطالویوں اور جرمنوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ فوراً اس ملک کو چھوڑ جائیں معلوم ہوا ہے کہ حکومت مصر بھی ہنگامی قوانین نافذ کرنے والی ہے۔ جن کے رو سے سامان خورد و نوش۔ پٹرول۔ روئی اور سامان جنگ میں کام آنے والی دیگر اشیاء کی برآمد ممنوع قرار دیدی جائے گی

برلن ۲۸ اگست آج ہٹلر نے مسولینی کو ایک اور پیغام ارسال کیا ہے گذشتہ تین روز میں یہ چوتھا پیغام ہے

شکارپور ۲۸ اگست وزیر تعلیم سندھ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت سندھی کے سوا کسی زبان کو ورنیکلر تسلیم نہیں کرے گی۔ اور نہ اس کی ترویج کے لئے کوئی روپیہ خرچ کرے گی۔

ٹوکیو ۲۸ اگست مانچوکو اور روس کی سرحد پر ایک زبردست لڑائی ہوئی۔ جاپانیوں کا بیان ہے کہ اس میں روسیوں کے ۱۲۰ ٹینک تباہ کر دیئے اور فوج کے دو ڈویژن تباہ کر دیئے

لنڈن ۲۸ اگست جرمنی نے سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ کو یقین دلایا ہے کہ ان کی غیر جانبداری کا کامل احترام کیا جائے گا۔

بیت المقدس ۲۸ اگست نازی جریدہ نگاروں کو فلسطین سے نکال دیا گیا ہے۔ جرمن سفیر نے اس حکم کی تنسیخ کی بہت کوشش کی۔ مگر بے سود فلسطین میں جنگ کے وقت ضروری اشیاء اور سامان خورد و نوش پر نگرانی کا قانون نافذ ہو گیا ہے۔

شملہ ۲۸ اگست سنٹرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں کانگرس پارٹی شریک نہیں ہو گی۔ اس میں صرف چار تحاریک التوا پیش ہونگی جن میں سے ایک ہندوستانی افواج کو بیرونی ممالک میں بھیجنے کے متعلق بھی ہے

قاہرہ ۲۸ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مصر میں مقیم ہندوستانیوں کو پاسپورٹ آفس کے کارکن وہاں سے نکال رہے ہیں۔ جو لوگ وہاں کاروبار کرتے ہیں۔ ان کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ اسے بند کر کے چلے جائیں۔

استنبول ۲۸ اگست صدر جمہوریہ ٹرکی نے ایک اخباری نمائندہ سے کہا۔ کہ سکندرونہ کا انتظام وہی رہے گا۔ جو ترکی سلطنت کے دوسرے حصوں میں ہے۔ اکتوبر کے وسط میں آپ دس ہزار ترک سپاہیوں کے ساتھ وہاں جائیں گے اور بندرگاہ کا افتتاح کریں گے۔

لنڈن ۲۸ اگست معلوم ہوا ہے۔ کہ ہٹلر نے حکومت برطانیہ کو جو پیغام بھیجا ہے۔ اس میں نوآبادیات کی واپسی کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یورپ جنگ سے اسی صورت میں محفوظ رہ سکتا ہے۔ کہ ڈینزگ ہمارے حوالہ کیا جائے۔

بنوں ۲۸ اگست قبائلی حملوں کی روک تھام کے لئے حکومت شدید اقدام کر رہی ہے۔ ۲۰۰ دیہاتی مسلمانوں کو ڈاکوؤں کی امداد کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور ابھی مزید گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ جن دیہات سے ہندوؤں کو اغوا کیا گیا۔ اور اہل دیہہ نے مزاحمت نہیں کی۔ ان پر اجتماعی جرمانے کئے جا رہے ہیں۔

چنگ کنگ ۲۸ اگست یورپ کے بین الاقوامی حالات کی نزاکت کے پیش نظر پنڈت جواہر لال نہرو اسی ہفتہ واپس ہندوستان پہنچ جائیں گے۔

لنڈن ۲۸ اگست۔ مسٹر منوہر لال فنانس منسٹر پنجاب مجلس اقوام میں ہندوستان کی نمائندگی کے لئے جنیوا جاتے ہوئے پرسوں یہاں آئے۔ لیکن یورپ میں خطرہ جنگ کے پیش نظر یہیں سے بذریعہ ہوائی جہاز آپ واپس جا رہے ہیں

الہ آباد ۲۸ اگست۔ آئندہ وائسرائے ہند بننے کے لئے سر سیموئیل ہور کا نام لیا جا رہا ہے۔ آپ نے انڈیا ایکٹ پاس کرانے میں بہت محنت کی تھی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ لارڈ لنلتھگو کو ہی توسیع دیدی جائیگی

الہ آباد ۲۸ اگست تبرا ایجی ٹیشن بند ہو گئی ہے۔ مولانا ابو الکلام صاحب آزاد نے وزارت کو ہدایت کی ہے کہ اس سلسلہ میں جملہ قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔

وارسا ۲۸ اگست حکومت پولینڈ نے جرمنی کو چیلنج کیا ہے کہ اگر اس نے حملہ کیا۔ تو ہم اکیلے اس کا مقابلہ کرینگے ہمیں کسی کی مدد کی ضرورت نہیں۔

ٹوکیو ۲۸ اگست حکومت جاپان نے اعلان کیا ہے کہ اسے جرمنی اور روس کے معاہدہ کی کوئی پروا نہیں۔ اگر روس نے چینی معاملات میں دخل دیا تو جاپان شدید مقابلہ کرے گا۔

لنڈن ۲۸ اگست آج وزیر اعظم نے اپوزیشن کے لیڈروں سے بات چیت کی۔ اور ملک معظم سے بھی ملے کہا جاتا ہے کہ وزارت میں اہم تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔

مدراس ۲۸ اگست بندرگاہ کی حفاظت کے انتظامات ہو رہے ہیں بمباری سے بچاؤ کے لئے [illegible] تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ توپخانہ متعین کر دی گئی ہے۔

پٹنہ ۲۸ اگست آج مسٹر بوس یہاں تقریر کرنے والے تھے مگر چند کانگرسیوں نے اس قدر ادھم مچایا۔ کہ جلسہ منتشر ہو گیا۔ آپ نے اعلان کیا ہے کہ میں تقریر کئے بغیر یہاں سے ہرگز نہیں جاؤں گا۔

بہاولپور ۲۸ اگست سٹیٹ گورنمنٹ نے برطانوی علاقہ کی طرح غیر ملکیوں کی رجسٹریشن کا قانون حدود ریاست میں نافذ کر دیا ہے۔

برلن ۲۷ اگست ۲۶ میں ایک سکیم پیش ہوئی تھی۔ کہ فوجوں کی بحفاظت آمد و رفت کے لئے بحر اوقیانوس سے بحیرہ روم تک زمین دوز ریلوے تعمیر کی جائے گی۔ اب انجنیئروں کا ایک وفد اس سکیم کی تکمیل کے امکانات پر غور کر رہا ہے۔

میرپور ۲۸ اگست۔ یہاں ایک چالیس سالہ عورت کے مردوں کی طرح داڑھی اور مونچھیں موجود ہیں۔ اس کے کوئی اولاد نہیں۔

لنڈن ۲۸ اگست یہاں کے روسی سفیر سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا روسیوں کو برطانیہ سے نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ اور نہ اس کی ضرورت ہے۔ ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ جرمن کے ساتھ معاہدہ قیام امن کے سلسلہ میں ایک اقدام ہے۔

اوٹاوہ ۲۸ اگست سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ خطرہ جنگ کے پیش نظر گورنمنٹ نے جہازوں اور بندرگاہوں کو اپنے براہ راست کنٹرول میں

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید کے وعدے اور مخلص احمدی

از جناب ذوالفقار علی خان صاحب گوہرؔ

اے دوستو ستم ہے کہ دل سے مٹا دیا — جو عہد تم نے خود ہی کیا اور بھلا دیا
آوازِ آسماں نے جگایا تھا دوستو — کس نے تھپک تھپک کے تمہیں پھر سلا دیا
طے کر رہے تھے عالمِ بالا کی منزلیں — کس نے تمہیں زمیں کی طرف پھر جھکا دیا
تم دَورِ اوّلیں میں تو ثابت قدم رہے — اس دوسرے میں کس نے قدم ڈگمگا دیا
یہ وقتِ امتحاں ہے خبردار ہوشیار — مل جائے خاک میں نہ کہیں سب لیا دیا
منڈلا رہی ہیں سر پہ بلائیں عجیب عجیب — تم کو امامِ وقت نے سب کچھ بتا دیا
تم کو سُجھائے اس نے نشیب و فرازِ دہر — جو گُر ترقیوں کا تھا تم کو سکھا دیا
تحریک یہ وہی ہے جو قرآں میں درج ہے — ہاں اس نے اس پہ رنگ نیا اک چڑھا دیا
اس نے تمہیں معارفِ قرآں سکھا دیئے — اس نے تمہیں نجات کا رستہ دکھا دیا
تم نے دفورِ شوق سے کچھ عہد کر لئے — اپنی نظر سے کس لئے ان کو ہٹا دیا
جاگو خُدا کے واسطے نزدیک ہے سحر — میٹھی نہیں یہ نیند کہ جس نے سلا دیا
اس خواب میں ہیں حسرت و حرماں کی تلخیاں — اٹھ بیٹھو آسماں نے بگل اب بجا دیا
منزل ہے سخت تم کو پہنچنا ہے دور دور — تم فوج ہو خدا کی اسے کیوں بھلا دیا
فتح و ظفر ہے منتظرِ ہمتِ بلند — اے دوستو ہٹے نہ قدم جو بڑھا دیا
چڑھ جاؤ چوٹیوں پہ ہر اک ارتقا کی تم — تم کو اٹھانے والے نے اونچا اٹھا دیا
اونچا اڑو کہ مہدیٔ موعود نے تمہیں — وارث خدا کے فضلِ اتم کا بنا دیا
کم ہمتوں کا کام ہے نیچے کو دیکھنا — فضلِ عمر نے تم کو یہ سب کچھ سنا دیا
پکڑا ہے تم نے دستِ اولوالعزم دوستو — اب وہ کرو جو غیرتِ دیں نے بتا دیا
جب تک تمہارے ساتھ ہے محمود کی دُعا — سب کچھ تمہارے پاس ہے اللہ کا دیا

دُنیا کو ہم دکھائیں گے گوہرؔ یہ عنقریب
کس طرح قصرِ شیطنتِ دجل ڈھا دیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھنڈا لوائے احمدیت

احباب کو معلوم ہے کہ گذشتہ مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ منظور فرمایا تھا کہ جلسہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر ایک احمدیہ جھنڈا بھی تیار کر کے نصب کیا جائے۔ اور اس کے متعلق حضور نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ اس جھنڈے کا کل خرچ اور کل کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور صحابیات کے سپرد ہو۔ حضور کے اس منشاء کے ماتحت فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جملہ صحابی اور صحابیات اس فنڈ میں ایک پیسہ کے حساب سے چندہ دیں تاکہ ضروری سامان خرید کر جھنڈے کی تیاری کا انتظام کیا جا سکے۔ سو اس اعلان کے ذریعہ جماعت کے کارکنان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ اپنے حلقوں میں جملہ صحابیوں اور صحابیات سے ایک پیسہ کے حساب سے چندہ جمع کر کے بہت جلد محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھجوا دیں۔ اور رقم بھجواتے وقت یہ تصریح کر دیں۔ کہ یہ چندہ "لوائے احمدیت" کے فنڈ کے لئے ہے۔

خاکسار عبد الرحیم درد سیکرٹری خلافت جوبلی کمیٹی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

ہندوستان کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے۔

۱۱۶۷	عالم جان صاحبہ	انبالہ	۱۱۹۳	سید مقصود حسین صاحب	امرت سر
۱۱۶۸	مسٹر پی محی الدین صاحب	مالابار	۱۱۹۴	شیخ مرتضیٰ صاحب	مانچور
۱۱۶۹	مسٹر دی کنجی محی الدین صاحب	〃	۱۱۹۵	محمد سلیمان صاحب	بنکوڑا بنگال
۱۱۷۰	محمد طالب حسین صاحب	میمن سنگھ	۱۱۹۶	چودھری جیون خانصاحب	بہاولنگر
۱۱۷۱	سائرہ خاتون صاحبہ	〃	۱۱۹۷	چودھری محمد الدین صاحب	〃
۱۱۷۲	حلیمہ اختر خاتون صاحبہ	〃	۱۱۹۸	ریشم بی بی صاحبہ	〃
۱۱۷۳	سراج الحق صاحب	〃	۱۱۹۹	دولت بی بی صاحبہ	〃
۱۱۷۴	عبد المجید صاحب	〃	۱۲۰۰	کرم بی بی صاحبہ	〃
۱۱۷۵	عبد الحکیم صاحب	〃	۱۲۰۱	آمنہ بی بی صاحبہ	〃
۱۱۷۶	امام حسین صاحب	〃	۱۲۰۲	حسن محمد صاحب	〃
۱۱۷۷	غیاث الدین صاحب	〃	۱۲۰۳	طفیل محمد صاحب	لاہور
۱۱۷۸	ابراہیم صاحب	〃	۱۲۰۴	رسول بی بی صاحبہ	شیخوپورہ
۱۱۷۹	عبد الحی صاحب	〃	۱۲۰۵	دولت بیگم صاحبہ	گورداسپور
۱۱۸۰	سمو جان خاتون صاحبہ	〃	۱۲۰۶	عنائت بی بی صاحبہ	〃
۱۱۸۱	محمد الٰہی بخش صاحب	〃	۱۲۰۷	انوری بیگم صاحبہ	〃
۱۱۸۲	رحیمہ خاتون صاحبہ	〃	۱۲۰۸	محمد حسن صاحب	〃
۱۱۸۳	فاطمہ خاتون صاحبہ	〃	۱۲۰۹	دل داد خان صاحب	کیمبل پور
۱۱۸۴	رابعہ خاتون صاحبہ	〃	۱۲۱۰	نجمہ نذیر اختر صاحبہ	ڈرگ روڈ
۱۱۸۵	روپا بانو صاحبہ	〃	۱۲۱۱	رسول بی بی صاحبہ	ملتان
۱۱۸۶	شامرتو بانو صاحبہ	〃	۱۲۱۲	محمد شریف صاحب	سیالکوٹ
۱۱۸۷	منشی واحد علی صاحب	〃	۱۲۱۳	مرزا مبارک احمد صاحب	مالیر کوٹلہ
۱۱۸۸	رجب علی صاحب	〃	۱۲۱۴	ہدائت احمد خان صاحب	سنگھ بھوم
۱۱۸۹	مجیدہ بانو صاحبہ	〃	۱۲۱۵	ہاجرہ بی بی صاحبہ	جھنگ
۱۱۹۰	صفوراً خاتون صاحبہ	〃	۱۲۱۶	محمد اسمٰعیل صاحب	شیخوپورہ
۱۱۹۱	محی الدین صاحب	〃			
۱۱۹۲	صالحہ خاتون صاحبہ	〃			

نظارت امور عامہ کا ٹیلیفون نمبر

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نظارت امور عامہ کے ٹیلیفون کا نمبر 22 ہے۔ جو دوست گفتگو کرنا چاہیں اس نمبر پر کر سکتے ہیں:

ناظر امور عامہ وخارجہ

تقرر

جماعت احمدیہ منٹگمری کے لئے چودھری نذیر احمد خان صاحب حیثیت ٹیکس انسپکٹر کو سیکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔

ناظر بیت المال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ رجب سنہ ۱۳۵۸ھ

بعثت انبیاء کی غرض اور موجودہ مسلمانوں کی ایمانی اور عملی حالت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار "احسان" ۱۹ اگست میں "ہندوستان کے مسلمانوں کی خدمت میں چند گزارشات" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں بعثت انبیاء کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے:-

"خدا تعالےٰ کو مختلف وقتوں میں مختلف نبیوں کو اپنا سچا پیغام دے کر بھیجنے کی ضرورت صرف اس لئے پڑی۔ کہ جب ایک قوم کے پاس خدا کا سچا پیغام پہونچتا۔ تو اپنی گمراہی سے نکل کر راہ راست پر آجاتی۔ لیکن جوں جوں وقت گزرتا جاتا۔ یہ خدا کے نازل کئے ہوئے دستور العمل پر کاربند ہونا چھوڑتی چلی جاتی۔ حتےٰ کہ یہ پھر قابلِ اصلاح ہوجاتی۔ اور اللہ تعالےٰ ایک اور نبی کو اپنا پیغام دے کر بھیجتا"

ان سطور میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وُہ حرف بحرف صحیح ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد عام مسلمانوں کے زعم کے مطابق خدا تعالےٰ کی یہ سنت کیوں بدل گئی۔ اور اس نے انبیاء و رسل کو بھیجنے کا سلسلہ کیوں بند کر دیا۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ سنتِ الٰہی میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ پس اگر پہلے زمانوں میں خدا تعالےٰ کی یہ سنت جاری رہی ہے کہ وُہ اپنی مخلوق کو راہِ راست پر لانے کے لئے نبی بھیجتا رہا۔ تو اب اس نے اپنی اس سنت کو کیوں ترک کر دیا۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے کا ادعا کرنے والوں میں کوئی خرابی پیدا نہ ہوتی۔ اگر ان کی ایمانی اور عملی حالت اسی طرح رہتی۔ جس طرح قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں کی تھی۔ اگر وہ قرآن اور اسلام پر قائم رہتے۔ اور خدا تعالےٰ کے تمام احکام پر عمل کرنا ان کا شیوہ ہوتا۔ تو کہا جاسکتا تھا۔ کہ جب خدا تعالےٰ کے نازل کئے ہوئے دستور العمل پر مسلمان کاربند ہیں۔ تو کسی نبی کی کیا ضرورت ہے۔ مگر موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی جو حالت ہے۔ وُہ "احسان" ہی کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ:-

"ایک وُہ وقت تھا۔ کہ ہندوستان کے مسلمان خدا کے اس سچے دستور العمل پر کاربند تھے۔ اور ہر لحاظ سے دُنیا میں کامیاب و کامران تھے۔ مگر کچھ عرصہ ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اس تعلیم پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اور ان کا وہی حشر ہوا ہے۔ جو کسی خدا کے احکام کی تعمیل کرنے میں غفلت برتنے والی قوم کا ہوتا ہے۔ یہ چیز کسی دلیل یا ثبوت کی محتاج نہیں۔ جیسا کہ علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا ہے۔ ؎

باقی نہ رہی تیری وُہ آئینہ ضمیری
اے کشتۂ سلطانی و ملّائی و پیری

ہندوستان کے مسلمان اپنی محکومی اور شخصیت پرستی کی وجہ سے خدا کی سچی تعلیم سے بالکل غافل ہو گئے ہیں۔ غلامی نے اُن کے ضمیر اس قدر بدل دیئے ہیں۔ اور ان کی فطرتیں اس قدر مسخ ہو گئی ہیں۔ کہ اُن میں دینِ فطرت کے سمجھنے کی صلاحیت مفقود ہو گئی ہے وُہ بجائے اس کے کہ اپنی اس کمزوری کو محسوس کرتے۔ انہوں نے اس دینِ فطرت کو توڑ مروڑ کر اپنی مرضی کے مطابق بنا لیا۔ اور ایک توحید کی تعلیم پر صحیح معنوں میں کاربند ہونے کی بجائے انہوں نے اپنے جاہلی بُت تراش لئے۔ اور ان کی بندگی اور رضا جوئی کو اپنے ایمان اور مسلمانی کا منتہیٰ سمجھ لیا۔ اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎

خبر نہیں کیا ہے نام اس کا خدا فریبی کہ خود فریبی
عمل سے فارغ ہُوا مسلماں بنا کے تقدیر کا بہانہ"

جب مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ جب ان کی عملی قوتیں اس طرح مفلوج ہو چکی ہیں۔ اور جب قرآن اور اسلام کی تعلیم سے وُہ اس درجہ بیگانہ ہو چکے ہیں تو ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی نبی بھی مبعوث ہو۔ کیونکہ جیسا کہ اخبار "احسان" نے تسلیم کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ایسے ہی حالات میں انبیاء سابقین کو مبعوث کیا تھا۔ اور یہ بالکل ناممکن ہے۔ کہ وُہ اب اس سنتِ قدیم کو ترک کر دے۔

کہا جاتا ہے۔ کہ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اس لئے اب کوئی نبی مبعوث نہیں ہوسکتا۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ آپ نے دروازۂ نبوت بند کر دیا۔ بلکہ یہ ہے کہ آئندہ آپ کی غلامی میں ہی نبوت حاصل ہوگی۔ کوئی شخص براہ راست بغیر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افاضہ کے اس مقام کو حاصل نہیں کر سکتا چنانچہ کئی گزشتہ محققین نے بھی یہی معنے کئے ہیں۔

پس جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا بعثتِ انبیاء میں حائل نہیں۔ اور جبکہ اللہ تعالےٰ کی وُہ سنتِ قدیم بھی جس کا معاصر "احسان" نے ذکر کیا ہے۔ یہ ضروری قرار دیتی ہے۔ کہ مسلمانوں کی موجودہ خستہ حالی اور تباہ حالی کو دُور کرنے کے لئے کوئی نبی مبعوث ہو۔ تو مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وُہ اپنی دینی و دُنیوی بہتری کے لئے خدا تعالےٰ کے مامور کی تلاش کریں۔ اور اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے جسے اس منصب پر فائز کیا ہے۔ اسے قبول کریں۔

احرار کی طرف سے مسلمان دوکانداروں کا بائیکاٹ

احرار کی طرف سے قادیان کی جماعت احمدیہ کے "مظالم" کی جو فہرست پیش کی جاتی ہے اس میں سب سے اوپر اس بات کو جگہ دی جاتی ہے۔ کہ احمدی ان دوکانداروں سے سودا نہیں خریدتے۔ جو احمدی نہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ قادیان میں کئی ایسے لوگ ہیں جو احمدی نہیں۔ لیکن ان سے احمدی خرید و فروخت کرتے ہیں۔ ہاں احمدی ان لوگوں سے ایسے تعلقات نہیں رکھتے جو بیرونی فتنہ پردازوں کے آلۂ کار بن کر آئے دن کوئی نہ کوئی فتنہ و شرارت کرتے رہتے ہیں۔ اور وُہ بھی اس لئے کہ ان کے شر سے محفوظ رہیں۔ ان حالات میں کوئی شریف انسان اسے ظلم قرار نہیں دے سکتا۔

اس کے مقابلہ میں احرار کا اپنا طریقِ عمل ملاحظہ ہو۔ امرتسر کے متعلق اخبار "زمیندار" (۲۶ اگست) نے لکھا ہے:-

"احراریوں نے منظم طور پر مسلم لیگی دوکانداروں کا بائیکاٹ شروع کر دیا ہے۔ احراری مسلم لیگی دوکانداروں سے سودا نہیں لیتے"

احرار کا اگر بس چلے۔ تو دُوسرے مسلمانوں کو کسی جگہ سانس لینے کی اجازت نہ دیں۔ لیکن خدا کا شکر ہے۔ کہ اس نے احراری گنجے کو ناخن ہی نہیں دیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کے آریہ اور ہم

رسالہ مذکور کے متعلق حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ایک نوٹ لکھا ہے۔ اس بارے میں چند مزید باتیں جو مجھے یاد ہیں اور ضبط تحریر میں نہیں آئیں۔ الحکم اور بدر کے پچھلے فائلوں کی اوراق گردانی کے بعد لکھنا چاہتا ہوں۔

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء کے متعلق بدر اخبار میں یوں رپورٹ درج ہے۔

"۲۷ دسمبر جمعرات کی صبح کو دس بجے کے قریب حضرت اقدس سیر کے واسطے تشریف لے گئے ......

...... سیر سے واپس آکر حضور علیہ السلام دو بجے کے قریب مسجد اقصےٰ میں تشریف لے گئے۔ جہاں ہر دو نمازیں جمع کی گئیں۔ بعد نماز حضور علیہ السلام نے تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں ...... قادیان کے ہنود ستان اور آریہ پر جس قدر اتمام حجت بذریعہ نشانات الٰہی ہوا ہے۔ اس کا بالخصوص تذکرہ فرمایا"۔

(بدر ۱۰ جولائی ۱۹۰۷ء)

بات یوں ہوئی کہ حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چند معززین کے ساتھ جب نماز کے لئے تشریف لائے۔ تو اس وقت احباب کرام بیرون جات و دارالامان جمع تھے۔ اور انتظار ہو رہا تھا چونکہ جلسہ کی وجہ سے مسجد کے صحن میں بھیڑ بہت تھی۔ حضور نے مناسب خیال نہ فرمایا۔ کہ آگے تشریف لے جائیں آپ سیڑھیوں پر چڑھ کر قریب ہی کھڑے ہو گئے۔ اور نماز شروع کرنے کے متعلق فرمایا۔ حضرت مولانا حکیم الامۃ رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ چونکہ نماز جلدی میں شروع ہو گئی۔ اس لئے ان معزز رفقاء کو اور تو کوئی جگہ نہ ملی۔ وہ صحن مسجد سے ملحقہ مکان کی چھت پر کھڑے ہو گئے اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے صرف تین یا چار ایسے بزرگ تھے۔ اثنائے نماز میں وہ ہندو گالیاں دیتا رہا۔ اور جو کچھ اس نے کہا اس کا خلاصہ حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنے رسالہ قادیان کے آریہ اور ہم میں درج کر دیا ہے۔ وہ بہت سخت الفاظ تھے جو براہ راست حضور کو کہے گئے۔ میں ان کو زبان قلم سے دہرا نہیں سکتا۔ وہ سب کے سب اصحاب باوجودیکہ ان میں سے بعض گورنمنٹ کے عہدہ دار اور بعض رؤسا دیہات تھے۔ جو کسی غیر سے اس قسم کے الفاظ تو کجا اس کا اپنے سامنے بولنا بھی گوارا نہیں کر سکتے۔ حضور کی تعلیم صبر و تحمل کے نتیجہ میں بالکل خاموش رہے۔ چونکہ نماز کے بعد تک بھی یہ سلسلہ دشنام جاری رہا۔ حضور نے بھی بذاتہ سن لیا۔ اس لئے آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا۔

"یہ قادیان کے ہندو جو کہ ہم کو علانیہ گالیاں دیتے ہیں۔ ان نشانات کے بھی سب سے پہلے گواہ ہیں"۔

(۲) "تم جو میرے مرید ہو مخالفوں کی دکھ دہی کے مقابلہ میں صبر کرو۔ اور حلم اختیار کرو۔ اگر کوئی تمہیں گالیاں دے تو چپ رہو۔ بلکہ یہ لوگ تمہیں زدوکوب کریں جب بھی خاموش رہو۔ خود انتقام نہ لو۔ - - - - - - - ہمارا مذہب یہ ہے کہ بدی کرنے والے کے ساتھ نیکی کرو"۔ (بدر)

یہ ہے وہ تعلیم جو حضور ہمیں دیا کرتے تھے۔ اور مندرجہ بالا سلوک ہے جو اس صلح و آشتی کے جمالی پیغام بر رحمانی اور اس کی جماعت کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ اس سے معلوم ہوگا۔ کہ سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رفق و ملائمت جمالی و عدم تشدد پر ہے۔ اور تشدد و حملہ کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ اور اپنے بھائیوں کے لئے تو جلالی شریعت میں بھی رحماء بینھم کا حکم ہے۔ اور اسی پر ہماری تمام کامیابیوں کا دارومدار ہے چنانچہ اس پر پورا پورا عمل کیا گیا۔ لیکن غیرت اور محبت کا جو تقاضا تھا۔ اس کی بناء پر دلوں میں جو رنج و درد تھا وہ دعا کی صورت میں منتقل ہوتا رہا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ ایک حضرت حکیم الامۃ رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات ہی تھی۔ جو دوسرے تیسرے روز فرمانے لگے کہ میری دیرینہ خواہش ہے کہ مسجد وسیع ہو جائے۔ اور اردگرد کے مکانات جس قیمت پر بھی ملیں۔ اس میں شامل کر لئے جائیں۔ لیکن اب مجھے یقین کامل ہو گیا ہے۔ کہ یہ سب جگہ خود بخود مسجد میں شامل ہو جائے گی۔ ہمیں کچھ اچنبھا سا معلوم ہوا۔ لیکن آج ہم دیکھتے ہیں۔ نہ صرف وہ مکان بلکہ دوسرے بہت سے مکانات بھی خود ان کے مالکوں کی رضامندی سے مسجد کا حصہ بن چکے ہیں۔ اور وہ حقیقی معنوں میں کہہ سکتے ہیں ؎

بہ بیں کرامت بتخانۂ مرا اے شیخ
کہ چوں خراب شود خانۂ خدا گردد

یہاں سے ایک اخبار شبھ چنتک نام سے پنڈت سومراج وغیرہ کی طرف سے نکلا کرتا تھا۔ اس میں ان نشانات کے متعلق ایک مضمون چھپا۔ کہ بالکل کوئی نشان کبھی ظاہر نہیں ہوا۔ اور نہ ہی لالہ ملاوامل صاحب اور لالہ شرمپت صاحب ان کے گواہ ہیں وغیرہ ذالک خلاف معمول خود حضرت حکیم الامۃ نے ۷ جنوری ۱۹۰۷ء کو جیسا کہ میری یادداشت میں لکھا ہے۔ ظہر کی نماز کے بعد اس اخبار کا ذکر کیا۔ کہ اب آریہ بہت بڑھ رہے ہیں اور وہ ہمارے متعلق غلط فہمی پھیلاتے رہتے ہیں۔ اور بیرونجات کے عوام الناس اور ہمارے مخالف یہ سمجھ کر کہ یہ مقامی لوگ ہیں ان کے معلومات صحیح ہی ہوں گے اعتبار کر لیتے ہیں۔ اور یوں ہماری تبلیغ میں روک پڑتی ہے۔

حضرت مولانا رضی اللہ عنہ نے یہ بات کچھ ایسے لہجے میں عرض کی کہ حضور متاثر اور متوجہ ہوئے۔ اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ جیسا کہ ایسے مواقع پر ہو جاتا تھا۔ مگر زبان سے کوئی سخت لفظ نہیں فرمایا صرف یہ ارشاد کیا کہ میں ایک فیصلہ کن اشتہار لکھتا ہوں۔ جو ان نشانات کے متعلق ہوگا اور جن کے گواہ یہ ہندو بھی ہیں۔ اور ان کے سامنے وہ ظاہر ہوئے اور بہت پہلے خدا تعالےٰ کی جانب سے خبر دی گئی۔ حضور اندر تشریف لے گئے۔ اور ہم منتظر رہے۔ کہ بس آج رات نہیں تو کل صبح کوئی اشتہار نکل جائے گا۔ لیکن جب دو دن گزر گئے تو میں نے حضرت مفتی صاحب سے عرض کیا کیا بات ہے وہ اشتہار نہیں نکلا۔ اور چکڑالویوں کے متعلق بھی فرمایا تھا کہ ایک اعلان کیا جائے۔ انہوں نے جواب دیا ایسا تو کئی بار ہوا۔ کہ حضور کوئی اشتہار یا اعلان لکھنے لگے۔ اور پھر وہ رسالہ یا کتاب بن گئی غالباً ایسی ہی صورت ہے۔ میں میاں غلام محمد صاحب امرتسری کاتب کے پاس گیا جو اس احاطے میں بیٹھا کرتے تھے جہاں آج کل مکرم معظم صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا مکان ہے۔ مجھے پتہ چلا۔ کہ حضور مضمون بھیج رہے ہیں۔ اور رسالہ کی صورت میں لکھا جائے گا۔ اور معلوم نہیں کب ختم ہو۔ میں ایک روز گیا تو معلوم ہوا۔ حضور کوئی نظم لکھ رہے ہیں۔ اور اس کے اشعار تھوڑی تھوڑی تعداد میں بھیج رہے ہیں۔ یہ وہی نظم ہے جو "اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے" سے شروع ہوتی ہے۔ میں نے بھی اسی روز ایک نظم لکھی جس کے چند اشعار یہ ہیں ؎

ہم ڈھونڈتے تھے جسکو وہ دلربا یہی ہے
وہ پیارا پیارا چہرہ وہ مہ لقا یہی ہے
کردی ہے جس نے قائم کل مذہبوں پہ حجت
وہ غالب زمانہ شیر خدا یہی ہے
بخشی جسے خدا نے اعداء پہ کامیابی
جس کے گواہ بنے ہیں ارض و سما یہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گم کردگانِ منزل آؤ تمہیں بتاؤں
وُہ مرشدِ خلائق وُہ راہ نما یہی ہے
میرا دلی عقیدہ گر مجھ سے پوچھتے ہو
تو صاف میں کہوں گا وہ مصطفٰے یہی ہے
جس میرزا کی خاطر گھر بار ہم نے چھوڑا
آؤ تمہیں دکھائیں وُہ میرزا یہی ہے
بیٹھا ہے تیرے در پہ دھونی رمائے اکمل
اب ہو رہے یہیں کا بس التجا یہی ہے

حضرت مفتی صاحب سے میں نے ذکر کیا۔ کہ ایک نظم میں نے لکھی ہے۔ اور میں حضور کے سامنے مسجد مبارک میں پڑھنا چاہتا ہوں۔ مفتی صاحب نے فرمایا حضور خود اسی ردیف اور قافیے کی نظم لکھ رہے ہیں۔ اس لئے جب تک وہ چھپ نہ جائے۔ ایسی نظم عام مجلس میں پڑھنا ٹھیک نہیں۔ میں خاموش ہو گیا آخر ۱۳ر فروری ۱۹۰۱ء بُدھ کے روز میں نے یہ نظم مسجد میں حضور کے سامنے عرض کی۔ اس وقت تقاضائے عمرٌ اور کچھ جوشِ جنون تھا۔ اب تو مجھے اس جسارت کا خیال کر کے بھی پسینہ آجاتا ہے۔ کیونکہ من آنم کہ من دانم۔ بہرحال رسالہ قادیان کے آریہ اور ہم" شائع ہو گیا۔ اور کئی دنوں میں جا کر چھپا۔ کیونکہ یہاں دستی پریس تھا۔ جو صرف چار صفحے ایک جانب سارے دن میں آٹھ سو تک چھاپ سکتا تھا۔ گویا آٹھ صفحے چھوٹی تقطیع کے بھی دو دن میں ۴۰۰ چھپ سکتے تھے۔ اب تو خدا کے فضل سے سولہ صفحے کی کاپی ایک ہزار تین گھنٹے میں نکل جاتی ہے۔ اللہ تعالٰے کی تائید و نصرت کی ایسی باتوں کا مزا۔ کچھ انہی کو سوجھتا ہے۔ جنہوں نے وُہ پہلا زمانہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اس رسالہ کے شائع ہونے کے بعد پھر نہ شبھ چنتک رہا۔ نہ اس کے پبلشرز اور آریہ سماج کی سرگرمیاں بھی خودبخود سرد پڑ گئیں۔

ان فی ذالک لاٰیات لاولی النھٰی
و للّٰہ الحمد فی الاخرۃ والاولٰی ؞

خاکسار اکمل۔ عفا اللہ عنہ

حیدرآباد کے متعلّق آریوں کے ارادے اور مُسلمان

گزشتہ چند ماہ سے آریہ سماج نے ریاست حیدرآباد میں تحریک سِول نافرمانی جاری کر رکھی تھی۔ اس ایجی ٹیشن کا ملک پر وسیع اثر پڑا ہے۔ آریہ سماجیوں نے کھلم کھلا اعلان کر دیا ہے۔ کہ اس تحریک میں انہیں اندرون ہند اور بیرون ہند سے کافی مدد ملی ہے۔ اور ہندوؤں کے مختلف فرقے۔ اور ان کی سیاسی جماعتیں ان کی پشت پر تھیں۔ یہ تحریک حال ہی میں والئے حیدرآباد کے اعلان اصلاحات پر بند کی گئی ہے۔ آریہ سماج کا دعوٰے ہے۔ کہ ان کے مطالبات بہ تمام و کمال تسلیم کر لئے گئے ہیں اور ریاست حیدرآباد ان کے آگے پورے طور پر جھک گئی ہے۔ اب اس بحث میں پڑنا عبث ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد کو کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے تھا۔ حکومت نے اپنی مصلحتوں یا مجبوریوں کے ماتحت جو کیا۔ اس کا ایک زبردست اثر مسلم قوم پر عموماً اور ریاست حیدرآباد کے مسلمانوں پر خصوصاً پڑنے والا ہے۔ بلاشبہ ہر حکومت اور ریاست کا فرض ہے۔ کہ اپنی رعایا کے جملہ طبقوں سے یکساں سلوک کرے۔ اور انہیں مذہبی فرائض کی ادائیگی میں کامل حریت عطا کرے۔ خواہ ریاست حیدرآباد میں یہ حق پہلے سے دیا جا چکا تھا۔ اور اب صرف اس کی تشریح کی گئی خواہ بقول آریہ سماج ریاست حیدرآباد آریوں کی شکتی کا سکہ مانتے ہوئے اب اس کے دینے پر مجبور ہو گئی ہے بہرصورت حیدرآباد کے فرماں روا کے مسلمان ہونے کے باعث یہ حالات ریاست کے اندر اور باہر کے مسلمانوں پر خاص طور پر اثر انداز ہونے والے ہیں۔ اور آنے والے واقعات سے اغماض کرنا خطرناک نتائج پر منتج ہوگا۔ اور مسلم قوم کے لئے نہ صرف ریاست حیدرآباد کی حدُود میں بلکہ تمام ہندوستان میں عرصۂ حیات تنگ ہو جائے گا۔

اور مسلمانوں کو یا تو اس ملک کو ترک کرنا پڑے گا۔ یا ہمیشہ کے لئے طوقِ غلامی پہننے پر مجبور ہونا پڑے گا؛

۲۵ر اگست کو آریہ ستیہ آگرہ کے ڈکٹیٹر لاہور میں وارد ہوئے۔ ان کو خوش آمدید کہنے کے لئے آریوں اور غیر آریہ ہندوؤں کا جم غفیر جمع ہوا ان کے اعزاز میں جلسہ ہوا۔ اس فتح پر مبارکباد دی گئی۔ اور متعدد ایڈریس پیش کرتے ہوئے ڈکٹیٹروں نے جواب میں جن خیالات کا اظہار کیا۔ ان کا خلاصہ ان ہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

(۱) "جو لوگ کہتے تھے۔ کہ آریہ سماج صرف شاستر ارتھ کر سکتا ہے صرف لیکچر دے سکتا ہے۔ صرف سناتنیوں کے خلاف جذبہ پیدا کر سکتا ہے۔ آج انہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ آریہ سماج کیا کچھ کر سکتا ہے۔ اور اس میں کتنی طاقت ہے؟"

(۲) "جس کام کو سیواجی مہاراج مہارانا پرتاپ اور گورو گوبند سنگھ جی کرنا چاہتے تھے۔ اور جسے وُہ کسی وجہ سے پُورا نہ کر سکے۔ آج وُہ آریہ سماج نے کر دکھایا ہے"

(ملاپ لاہور۔ ۲۷ر اگست)

مجھے اس سے بحث نہیں۔ کہ سیواجی۔ مہارانا پرتاپ اور گورو گوبند سنگھ جی فی الواقعہ کونسا کام کرنا چاہتے تھے۔ جسے نہ کر سکے۔ لیکن اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ آریوں نے اپنے لوگوں کے ذہن میں یہ بات قائم کر رکھی ہے۔ کہ ان ہر سہ اصحاب کا کام جسے نا تمام سمجھا جاتا ہے۔ یہ تھا۔ کہ مسلمانوں کو مرعوب کریں۔ اور ان کی طاقت کو توڑ کر رکھ دیں۔ گویا اب آریہ سماج نے موجودہ "فتح" کے ذریعہ مسلمانوں پر ایک رُعب طاری کر دیا ہے۔ اور ان کی طاقت کو کچلنے کی

سکیم کو عملی جامہ پہنا دیا ہے۔ اور اپنی اسی طاقت کا اظہار کرنا آریہ سماج کے مدنظر تھا۔ یقیناً یہ رَو سخت خطرناک ہے۔ اور مسلمانوں کو ابھی سے متحد ہو کر اس کے انسداد کا فکر کرنا چاہیئے؛

لالہ خوشحال چند صاحب خورسند نے تو اپنی تقریر میں یہاں تک کہہ دیا ہے۔ کہ:۔

"مہاتما گاندھی جی نے سچے ستیہ آگرہی نہ ملنے کی صورت میں ستیہ آگرہ بند کر رکھا ہے۔ لیکن میں انہیں کہوں گا۔ کہ وُہ سچے ستیہ آگرہی آریہ سماج سے لیں۔ اور پھر اسے شروع کر کے بھارت ورش کو آزاد کرائیں"

گویا بقول خود حیدرآباد کو "فتح" کرنے کے بعد اب آریہ سماجی تمام ہندوستان کو "فتح" کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں؛

غرض ریاست حیدرآباد کے بعد آریہ سماجیوں کے حوصلوں کا بڑھنا طبعی امر ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ مسلمان اپنے وطن میں باعزت زندگی بسر کرنے کے متعلق کیا کر رہے ہیں؟ کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ مسلمانوں کے سب فرقے اس فعّال جماعت کے زیر ہدایت منظم ہو جائیں۔ جو ان کی حقیقی خیر خواہ۔ اور ہمیشہ سے ان کی بہبودی کے لئے کوشاں ہے۔ اور جو اپنی رُوحانی طاقت اور اپنے مقتدا کی بے نظیر راہ نمائی کے باعث مذہبی میدان میں آریہ سماج کو شکست دے چکی ہے؟ یقیناً وقت آچکا ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والے منظم ہو کر متفقہ طور پر کام کریں۔ اگر اب بھی مسلم قوم بیدار نہ ہوئی۔ تو مستقبل نہایت تاریک اور بھیانک نظر آ رہا ہے؛

خاکسار:۔
ابو العطاء۔ جالندھری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نایاب کتب کی طباعت کے متعلق ایک تجویز

احباب کو معلوم ہے۔ کہ صیغہ بک ڈپو تالیف و اشاعت ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض نایاب کتب شائع کیا کرتا ہے۔ یہ کام آہستہ آہستہ بجٹ کی گنجائش کے مطابق ہوتا ہے چنانچہ گزشتہ سال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نایاب کتب میں سے تریاق القلوب۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم شہادۃ القرآن۔ لیکچر لاہور اور لیکچر سیالکوٹ شائع کی گئی تھیں۔ اور امسال بھی اس وقت تک حضور کی کتاب "سیرۃ الابدال" طبع ہو چکی ہے۔

لیکن چونکہ یہ سال سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر پچاس سال پورے ہوتے ہیں۔ اور دوسری طرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت پر پچیس سال کا زمانہ پورا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ان دو نعمتوں پر شکر کرتے ہوئے اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سلور جوبلی کا اہتمام ہو رہا ہے۔ اس مبارک موقعہ پر یہ بات بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی کتاب بھی نایاب نہ رہے۔ اور آپ کی کتب کا مکمل سیٹ دستیاب ہو سکے۔ کیونکہ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ اس دہریت اور مادیت کے زمانہ میں آپ کی کتب کی اشاعت بہت ضروری ہے۔

پس احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت کام میں ہاتھ بٹائیں اس کام کے لئے کسی چندہ کی اپیل نہیں کی جاتی بلکہ اس رنگ میں معاونت کی ضرورت ہے۔ کہ وہ حضرت اقدس کی کسی ایک نایاب کتاب کی طباعت میں حصہ لیں۔ جس قدر رقم وہ اس کی طباعت کے لئے دیں گے۔ اس کے عوض میں انہیں اس کتاب کے اسی قدر نسخے دئیے جائیں گے جنہیں وہ اپنی جماعت میں خواہ فروخت کر لیں۔ یا جوبلی کے موقعہ پر غیر احمدی دوستوں میں تقسیم کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑے ثواب کے مستحق بن جائیں۔ اگر کسی جماعت میں احباب انفرادی رنگ میں اس میں شریک ہونے سے معذور ہوں تو وہاں کی جماعت اس کام میں شریک ہو جائے۔ طباعت کے بعد وہ کتاب اس جماعت کے نام ارسال کر دی جائے گی۔

بہر حال اس طریق سے احباب کی معمولی سی توجہ کے ساتھ تمام نایاب کتب طبع ہو کر شائع ہو سکتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل کتب اس وقت نایاب ہیں:۔

(۱) جنگ مقدس
(۲) ست بچن
نزول المسیح
(۴) الحق دہلی
(۵) الحق لدھیانہ
(۶) انوار الاسلام
(۷) ایام الصلح
(۸) مواہب الرحمٰن
(۹) تحفہ بغداد
(۱۰) حمامۃ البشریٰ
(۱۱) کرامات الصادقین
(۱۲) نجم الہدیٰ
(۱۳) الوصیت
(۱۴) ترغیب المومنین
(۱۵) الہدیٰ
(۱۶) براہین احمدیہ حصہ چہارم

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

زمیندار اصحاب کے فائدہ کی باتیں

ایک سال سے کچھ زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔ کہ میں نے زراعت کے متعلق چند نوٹ شائع کئے تھے۔ اس کے بعد میں نے دیہاتی زندگی کا مزید بغور مطالعہ کیا ہے۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ دیہات میں کئی ایک قسم کی اصلاح کی اشد ضرورت ہے لیکن ان تمام اصلاحات کی بنیاد دیہاتی لوگوں کی مالی حالت کی اصلاح کے ساتھ لازم ملزوم ہے۔ اور اس کے بغیر ہر ایک قسم کی کوشش ادھوری رہ جاتی ہے۔ اس لئے میں دوسرے امور کے ساتھ زراعت کی ترقی کی طرف بھی توجہ کرتا رہا ہوں۔ میری رائے میں زراعت کی ترقی کا بنیادی پتھر چارہ ہے۔ اگر کسان تھوڑی زمین سے عمدہ قسم کا زیادہ چارہ حاصل کر سکے۔ تو اس سے اس کے ہل چلانے والے جانور مضبوط ہوں گے۔ اور وقت پر دیگر قیمتی اجناس پیدا کر سکیں گے۔ اور اسی طرح اگر عمدہ چارہ بافراط ہو تو دودھ دینے والی گائے اور بھینس عمدہ حالت میں رکھی جا سکے گی۔ اور کسان خوشحالی سے زندگی بسر کر سکیگا اور دودھ۔ دہی مکھن سے اپنی اولاد کی پرورش کر سکے گا۔ اس کے لئے میرے پاس ایک ایسا گھاس موجود ہے جو معمولی چری سے چارگنا زیادہ چارہ دے سکتا ہے۔ اور طاقت اور خوراک کے لحاظ سے چری سے عمدہ ہے اور میٹھا ہونے کی وجہ سے مویشی اس کو چری اور باجرہ سے زیادہ پسند کرتے ہیں۔ جو احمدی دوست اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ مجھ سے اس کا بیج مفت منگوا سکتے ہیں۔ اس شرط پر کہ ایک گاؤں میں صرف ایک احمدی کو بھیجدیا جائے گا۔ اور وہ دوست آئندہ اس بات کا وعدہ کرے گا۔ کہ کم از کم اپنے گاؤں میں وہ اس کا بیج مفت تقسیم کرے گا۔ حتیٰ کہ بیج عام ہو جائے۔ اور پھر معمولی نرخ پر فروخت ہو۔

اس گھاس کے بعض خاص فوائد ہیں جو زبانی عرض کئے جائیں گے۔

دوسرا امر جو میں دوستوں کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ کماد کی کاشت ہے۔ عام زمینداروں کے لئے خاص ضلع گورداسپور میں کماد ہی ایسی جنس ہے جس سے یہاں کے لوگ روپیہ کما سکتے ہیں۔ اس ضلع میں مرچ اور کپاس اچھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ کپاس اور مرچ کی فصل خشک آب و ہوا کو زیادہ پسند کرتی ہے۔ ضلع گورداسپور کی بارش کی کثرت کی وجہ سے گنا زیادہ موزوں فصل ہے۔ اس لئے میں نے گنے کی طرف زیادہ توجہ کی ہے۔ اور اب گھماؤں سے ۸۰ من پختہ یعنی دو صد من کچا گڑ پیدا کرنا مشکل نہیں ہے۔ جو دوست میرے مشورہ سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ ۵ ستمبر تک اپنی اراضیات تیار کر کے مجھے اطلاع دیں۔

فتح محمد سیال قادیان

ڈیزل کار میں ایک بہت بڑی دقت

ڈیزل کار چلنے سے جہاں پبلک کو ایک گونہ سہولت ہو گئی ہے۔ وہاں ایک بڑی دقت یہ پیدا ہو گئی ہے کہ اس میں عورتوں کے لئے کوئی حصہ مخصوص نہیں حالانکہ انڈین ریلویز ایکٹ XI آف ۱۸۹۰ کی دفعہ ۶۴ کی رو سے ریلوے ایڈمنسٹریشن کے لئے ضروری ہے کہ ہر ایک مسافر ٹرین میں کم از کم ایک حصہ عورتوں کے لئے مخصوص کرے۔ پس ہم جہاں محکمہ ریلوے کا شکریہ ڈیزل کاروں کے چلانے کے متعلق کرتے ہیں۔ وہاں اس طرف بھی توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ عورتوں کے بیٹھنے کے لئے ایک حصہ مخصوص کر دیں۔

صلاح الدین بی اے۔ ایل ایل بی از فاضلکا۔

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک کے لئے عہدہ دار مقرر کیا جاتا ہے۔

(ناظر اعلیٰ)

(۱) کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ۔ محمد عبدالخالق صاحب۔
سیکرٹری مال۔ فیروز الدین صاحب
امین۔ برکت علی صاحب

۲۔ درگانوالی ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ۔ چوہدری کریم بخش صاحب سکنہ بھاگو بھٹی

۳۔ گوجرانوالہ

سیکرٹری تبلیغ۔ بابو عبدالعزیز صاحب۔
آڈیٹر:۔ میر محمد بخش صاحب پلیڈر۔

۴۔ تلونڈی جھنگلاں

پریذیڈنٹ۔ مولوی شیر محمد صاحب
سیکرٹری مال۔ منشی شاہ دین صاحب۔
نائب " " ۔ چوہدری نور احمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔ ماسٹر نواب الدین صاحب
" تعلیم و تربیت۔ مولوی محمد رمضان صاحب انور
" امور عامہ۔ " " " "

۵۔ راولپنڈی

سیکرٹری تبلیغ۔ میاں عبدالحق صاحب بی اے بجائے راجہ عبدالحمید صاحب

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی توجہ کیلئے اعلان

شروع ماہ جون ۱۹۳۹ء میں ایک مطبوعہ چٹھی بھیج کر خواہش کی گئی تھی۔ کہ جماعت کے عہدہ داران میں اگر کوئی چندہ کے بقایا دار ہوں۔ تو ان کی فہرست دفتر ہذا میں بھیجی جائے پھر ۶ جولائی ۱۹۳۹ء کو علیحدہ مطبوعہ چٹھی کے ذریعہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو خاص طور پر تاکید کی گئی۔ کہ وہ اپنی جماعت کے بقایا دار عہدہ داران کے متعلق ۳۱ جولائی ۱۹۳۹ء تک اطلاع بھجوائیں۔ لیکن ابھی تک بہت سی جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان نے مطلوبہ اطلاع نہیں بھجوائی۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ پھر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے بقایا دار عہدہ داران کے ناموں اور بقایا سے ۱۵ ستمبر ۱۹۳۹ء تک رپورٹ ضرور بھیج دیں۔ اگر کسی جماعت میں کوئی بھی بقایا دار عہدہ دار نہ ہو۔ تو بھی اطلاع بھجوادی جائے۔ کہ یہاں پر کوئی عہدہ دار بقایا دار نہیں۔

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ خاص کے متعلق عہدہ داران جماعت مقامی اور نمائندگان مجلس مشاورت کی ذمہ واری

صدر انجمن احمدیہ کے مالی بار کو ہلکا کرنے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ایک لاکھ روپیہ چندہ خاص کے ذریعہ تین سالوں میں وصول کیا جائے چنانچہ حسب فیصلہ مجلس مشاورت گذشتہ سال پندرہ ہزار (۱۵) کی۔ اور سنہ حال میں پینتیس ہزار (۳۵) روپے کی تحریک کی گئی تھی۔ لیکن گذشتہ سال میں اس چندہ کی پوری رقم وصول نہیں ہوسکی۔ اور سنہ حال میں بھی وصولی کی رفتار امید افزا نہیں۔

پینتیس ہزار کے مطالبہ کی بناء پر آخر اگست ۱۹۳۹ء تک چار ماہ میں قریباً بارہ ہزار روپے کی رقم وصول ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اب تک وصولی سنہ رواں میں صرف دو ہزار روپیہ کے قریب ہوئی ہے۔ موجودہ رفتار سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ جماعت اس چندے کے ادا کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہی ہے۔ اور اگر ایسی ہی حالت رہی۔ تو سال تمام تک مطلوبہ رقم کے کسی معقول حصے کا پورا ہونا بھی مشکل نظر آتا ہے۔

اس چندہ کی تحریک مشاورت کے فیصلہ کی بناء پر تھی۔ اس صورت میں کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ جماعت خود ہی ایک امر کا فیصلہ کرتی ہے۔ اور پھر خود ہی اس فیصلہ کے احترام میں اور اس کو عملی جامہ پہنانے میں کمزوری دکھلاتی ہے۔ یہ امر ہرگز پسندیدہ نہیں ہے۔ بلکہ بارہا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مشاورت میں نمائندگان کو فرما چکے ہیں۔ کہ جس امر کا مشاورت میں فیصلہ ہوجائے۔ اس کی پھر پابندی بھی کی جائے یہ نہ ہو کہ یہاں زور شور سے مشورہ دے جائیں۔ اور واپس جاکر اس پر نہ خود عمل کریں اور نہ جماعت سے عمل درآمد کرائیں۔

چنانچہ چندہ خاص کے بارے میں مشاورت کے فیصلہ کے مطابق تعمیل نہیں کی گئی اور جماعت سے سخت کوتاہی سرزد ہوئی ہے۔ اور اس چندہ کی اہمیت کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ جو ایک زندہ قوم کی شان کے بالکل منافی ہے۔ کہ وہ اپنے فیصلوں کا خود ہی احترام نہ کرے۔

یہ میں مانتا ہوں۔ کہ اس وقت جماعت بہت سے چندوں کی ادائیگی میں مصروف ہے۔ لیکن یہ چندے کوئی نئے چندے نہیں۔ بلکہ مشاورت میں جب چندہ خاص کا فیصلہ ہوا تھا۔ اس وقت تین سال کی مہلت اس چندے کے لئے اس لئے دی گئی تھی۔ کہ جماعت جوبلی فنڈ وغیرہ کے چندوں کی ادائیگی میں مصروف ہوگی۔ ورنہ یہ چندہ ایک سال کے اندر وصول ہوجانا چاہیئے تھا۔

لہذا احباب اور عہدہ داران جماعت اور نمائندگان مجلس مشاورت کو ان کی ذمہ واری کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ حسب فیصلہ مجلس مشاورت اس چندہ کی فراہمی کے لئے پوری کوشش کرکے مطلوبہ رقم کو پوری کر دیں۔ اور یہ رقم اسی صورت میں پوری ہوسکے گی۔ کہ جبکہ ہر ایک شخص سے اس کی ایک ماہ کی آمد پر ۱۵ فیصدی شرح سے چندہ وصول کیا جائے گا۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ اب تک جو اس چندہ کی فراہمی میں کوتاہی ہوئی ہے۔ جماعت اس کی جلد تلافی کرکے سرخرو ہوگی۔

میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ انہیں اپنی ذمہ واریوں کو سمجھنے۔ اور ان کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین۔

ناظر بیت المال قادیان

جماعت احمدیہ مہت پور ضلع ہوشیار پور کا سالانہ جلسہ

گذشتہ سالوں کی طرح امدفعہ بھی جماعت احمدیہ مہت پور ضلع ہوشیار پور میں جو تحریک جدید کا قائم کردہ مرکز ہے۔ ۱۵، ۱۶ ستمبر کو سالانہ جلسہ کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ اور ۱۷، ۱۸ ستمبر کو بکیریاں میں بھی جلسہ کیا جائیگا۔ تاکہ اس تمام علاقہ میں اجتماعی طور پر پیغام حق پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ گذشتہ جلسوں میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے لوگوں کی طبیعتوں پر بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ اور بعض سعید فطرت اصحاب نے حق کو قبول بھی کیا ہے۔ اس دفعہ بھی کامیابی کی امید ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ تاریخ مقررہ پر جلسہ میں پہنچ کر جلسہ کی رونق بڑھائیں۔ اور گرد کے علاقے کے وہ اصحاب جو اپنے وقف کردہ عرصہ میں اسی جگہ کام کر چکے ہیں۔ خاص طور پر اس موقعہ پر تشریف لانے کی کوشش فرماویں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

اہم ملکی حالات اور واقعات

مسلم لیگ کونسل کی قراردادیں

آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ۲۸ اگست کو بھی جاری رہا۔ آج بھی مسٹر جناح نے صدارت کی۔ ایک ممبر نے اس مضمون کی ایک قرارداد پیش کی۔ کہ کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ ۴ دسمبر ۱۹۳۸ء میں فیصلہ کیا تھا۔ کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے کسی ذمہ دار رکن کو از خود کوئی بیان نہیں دینا چاہیئے۔ لیکن اس اجلاس سے صرف دو روز قبل یعنی ۲۵ اگست کو سر سکندر حیات خان نے ایک بیان دیا ہے۔ جس میں آئندہ جنگ کے موقعہ پر برطانیہ کو امداد کا یقین دلایا ہے۔ اس لئے ان کے رویہ پر اظہار افسوس کیا جائے۔ اور اعلان کیا جائے۔ کہ سر سکندر کا یہ بیان مسلمانوں کے خیالات کی ترجمانی نہیں کرتا۔ سر رضا علی نے اس قرارداد میں یہ ترمیم پیش کی۔ کہ اس بیان میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کا مسلمانان ہند سے کوئی تعلق نہیں۔ سر موصوف نے ترمیم پیش کرتے ہوئے کہا کہ گو یہ بیان دے کر سر سکندر نے غلطی کی ہے۔ لیکن اس غلطی کی مذمت اس رنگ میں نہ ہونی چاہیئے۔ کہ ان کو اور ان کی پارٹی کو لیگ سے دل برداشتہ ہو کر علیحدہ ہونا پڑے۔ سر فضل الحق صاحب نے کہا۔ کہ یہ موقعہ بہت نازک ہے۔ ایک طرف آٹھ صوبوں میں کانگرس مسلمانوں پر مظالم کر رہی ہے۔ اور دوسری طرف حکومت کوئی توجہ نہیں کرتی۔ اس لئے ہمیں باہم اختلاف سے بچنا چاہیئے اور اس بیان کے متعلق سر رضا علی کی ترمیم بہت کافی ہے۔ مسٹر جناح نے بھی اس خیال کی تائید کی۔ اس پر محرک نے اصل تحریک واپس لے لی۔ اور ترمیم پاس ہو گئی ایک قرارداد میں والیان ریاست اور حضور نظام کو فیڈریشن کے متعلق مخالفانہ رویہ رکھنے پر مبارکباد دی گئی۔ بلوچستان کے لئے اصلاحات کی قرارداد بھی پاس کی گئی۔ صوبجاتی مسلم لیگوں کو مضبوط بنانے کے لئے ایک کمیٹی کے تقرر کا فیصلہ کیا گیا۔ اور ایک اور قرارداد کے ذریعہ حکومت ہند سے درخواست کی گئی۔ کہ مساجد کے سامنے باجہ بجانے کی ممانعت کا قانون پاس کرے۔ سر سکندر حیات اس اجلاس میں موجود نہیں تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ اور ہندوستانی اخبارات پر دلچسپ تبصرہ

الہ آباد سے ۲۸ اگست کی اطلاع ہے۔ کہ کل یہاں وزیر تعلیم یو۔پی نے نیوز پیپر میوزیم (اخبارات کا عجائب گھر) کا افتتاح کیا۔ اس تقریب کے صدر سر شفاعت احمد خان تھے۔ آپ نے اس موقعہ پر ہندوستان میں اخبارات کی حالت کے متعلق ایک تقریر کی جس میں کہا۔ کہ سر سریندر ناتھ بنرجی۔ موتی لال گھوش اور سی وائی چنتا منی نے ہندوستان میں اخبار نویسی کو بہت ترقی دی ہے۔ اور اب ہندوستان میں اخبارات کا معیار بہت بلند ہو چکا ہے تاریک ترین ایام میں بھی انہوں نے شمع آزادی کو روشن کئے رکھا ہے۔ آپ نے کہا کہ یورپ میں اخبارات کی آزادی محض ڈھونگ ہے۔ جن ممالک میں ڈکٹیٹر شپ ہے۔ وہاں ہر اخبار کے دفتر میں محکمہ سنسر کے آدمی موجود رہتے ہیں۔ جو ایک لفظ بھی اپنی مرضی کے خلاف شائع نہیں کرنے دیتے برطانیہ اور فرانس میں اخبارات مختلف پارٹیوں کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اور ان پارٹیوں کے نقطہ نگاہ سے ہر بات پیش کرتے ہیں۔ وہ حقیقتاً آزاد نہیں ہوتے اور اپنی مرضی سے جو چاہیں نہیں لکھ سکتے۔ تجارتی ادارے اپنے مقاصد کی اشاعت کے لئے اخبار نکالتے رہتے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا صحیح نہیں۔ کہ یورپ کے جمہوری ممالک میں اخبارات آزاد ہیں۔ انگلستان میں تو اب یہ حالت ہے۔ کہ لوگ اخبارات کی خبروں کو صحیح نہیں سمجھتے۔ اور اس لئے بعض ٹائپ شدہ اخبار نکالنے لگے ہیں۔ تا آزادی سے اظہار رائے کر سکیں۔ اور ان ٹائپ شدہ اخباروں کی اشاعت بھی اب بڑھ رہی ہے۔ لیکن ہندوستان میں اخبارات اس طرح پابند نہیں ہیں مگر افسوس ہے کہ یہاں کے اخبارات فرقہ وارانہ کشمکش میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ اور ہندو مسلم فسادات کی خبریں نہایت اہتمام سے شائع کرتے ہیں۔ آپ نے اخبارات کو مشورہ دیا۔ کہ ایسے فسادات میں قتل یا مجروح ہونے والوں کے مذہب اور قومیت کی تفاصیل شائع نہ کیا کریں۔

آئندہ جنگ اور کانگرس

الہ آباد سے ۲۸ اگست کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مولانا ابو الکلام صاحب آزاد نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ جنگ کی صورت میں برطانوی گورنمنٹ کے ساتھ کانگرسی حکومتیں تعاون نہیں کر سکیں گی۔ اگر حکومت نے ہندوستانیوں کو مجبور کیا۔ کہ امپیریلسٹ جنگ میں مدد دیں۔ تو آئینی تعطل کا رونما ہونا یقینی ہے۔ مولانا نے صدر کانگرس سے درخواست کی ہے۔ کہ وار دھا میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس جلد از جلد طلب کریں۔ تا اس سوال پر غور کیا جا سکے۔ چنانچہ ممبروں کو بذریعہ تار وار دھا بلایا جا رہا ہے۔ بمبئی کرانیکل کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ امپیریلسٹ جنگ میں ہندوستان کی عدم شرکت کے فیصلہ پر کانگرس پوری طرح قائم رہے گی اور شدید مزاحمت کرے گی۔ اور اگر ہندوستان کے مطالبات کو تسلیم کئے بغیر برطانیہ نے ہندوستان کو جنگ میں شرکت کے لئے مجبور کیا۔ تو کانگرس پارلیمنٹری اور غیر پارلیمنٹری ہر دو طریقوں سے اس کا مقابلہ کرے گی۔ لیکن وزارتوں کو مستعفی ہونے کے لئے نہیں کہا جائے گا۔ بلکہ ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں گے۔ کہ گورنر خود بخود انہیں معطل کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جنگ کے ایام میں کانگرس کی کمانڈ کلیتہً گاندھی جی کے ہاتھوں میں دیدی جائیگی اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے ڈپٹی لیڈر مسٹر ستیہ مورتی نے ۲۷ اگست کو مدراس میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ ہندوستان کو آئندہ جنگ میں شریک کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ برطانیہ اس ملک کے سب سے بڑے لیڈر یعنی گاندھی جی کا اعتماد حاصل کرے جس سے یہ گمان ہوتا ہے۔ کہ کانگرس اور حکومت برطانیہ میں سودا ہو گا۔ اگر تو گاندھی جی کے منشاء کے مطابق فیڈریشن سکیم اور انڈیا ایکٹ میں ترامیم حکومت نے منظور کر لیں۔ تو کانگرس ہتھیار ڈال دے گی اور جنگ میں ہندوستان کی شرکت کی مزاحمت نہیں کرے گی۔ لیکن اگر اس کی تجاویز منظور نہ کی گئیں۔ تو وہ برابر لعنت کرتی رہے گی، اور گاندھی جی کے ہاتھ میں کانگرس کی باگ ڈور رہ جانے سے یہ سمجھوتہ بہت حد تک آسان ہو جائے گا۔

کانگرس کے سابق صدر کی کانگرس سے علیحدگی

مدراس سے ۲۸ اگست کی اطلاع ہے کہ مسٹر ایس سرینواس آئینگر سابق صدر آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے معمولی ممبر شپ سے بھی استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور اس ضمن میں ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ کانگرس کا نظام بہت ناقص ہو چکا ہے۔ وہ آگے بڑھنے اور اختلافات کو دور کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرتی صوبجاتی کانگرس کمیٹیوں کو منسٹیریل پارٹیوں کے ماتحت کیا جا رہا ہے۔ اور کانگرسی وزارتوں پر جائز نکتہ چینی کو بھی دبایا جا رہا ہے۔ بہت سے سرگرم کانگرسیوں کو دو دو اور تین تین سال کے لئے کانگرس سے نکالا جا رہا ہے۔ کیونکہ وہ اکثریت کے سامنے جھکنے پر تیار نہ تھے۔ کانگرس نے اس وقت ہندوستانی ریاستوں کے نہایت ہی اہم سوال

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

مصالحت کی کوششیں اور ہٹلر کا جواب

۲۵ر اگست کو ہٹلر نے فرانسیسی سفیر کے ذریعہ گورنمنٹ کو یہ کہا تھا۔ کہ پولینڈ میں ایسے نازک حالات ہو چکے ہیں۔ کہ انہیں مزید برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے جواب میں وزیر اعظم فرانس نے کہا تھا۔ کہ اس کی حکومت صلح و امن کی خواہاں ہے۔ اور پولینڈ بھی صلح صفائی سے معاملات کو سلجھانے پر آمادہ ہے۔ اس لئے گفتگوئے مفاہمت کے بغیر جنگ چھیڑ دینا مناسب نہیں۔ نیز یہ کہ فرانس صلح کرانے میں مکمل تعاون کرے گا۔ پیرس اور برلن میں ۲۸ر اگست کو جو بیانات شائع ہوئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہٹلر نے اس پیغام مصالحت کو ٹھکرا دیا ہے۔ اور فرانسیسی سفیر کو بلا کر کہہ دیا ہے۔ کہ اب صلح صفائی سے معاملہ طے کرنے کا وقت نہیں رہا۔ اس نے مزید کہا۔ کہ وہ ڈینزگ کے ساتھ کوریڈور بھی ضرور حاصل کر کے رہے گا۔ وہ فرانس کے ساتھ خوشگوار تعلقات کا متمنی ہے۔ لیکن وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ بیس لاکھ جرمنوں پر مظالم ہوتے رہیں۔ اور وہ ڈینزگ و کوریڈور کو واپس لے کر رہے گا۔ اس نے وزیر اعظم فرانس سے کہا۔ کہ وہ اپنے آپ کو جرمنی کی پوزیشن میں ڈال کر واقعات کو دیکھیں۔ اگر ان کے ملک کا کوئی حصہ الگ کر دیا جائے۔ اور وہاں فرانسیسیوں پر ظلم ہوں۔ تو وہ برداشت کریں گے۔ اگر اس معاملہ پر جرمنی اور فرانس میں جنگ ہو گئی ہے۔ تو جرمنی ایک ناانصافی کو دور کرنے کے لئے لڑے گا۔ اور فرانس اسے قائم رکھنے کے لئے۔ اس نے برطانیہ پر الزام لگایا ہے۔ کہ وہ جرمنی کے خلاف غلط اور گمراہ کن پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ اور جرمن افواج کی نقل و حرکت کے متعلق بالکل گمراہ کن خبریں شائع کر رہا ہے۔ ہٹلر نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ لوگ میرے طریق کار پر اعتراض کرتے ہیں۔ مگر انہی طریقوں پر چل کر میں خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر کامیاب ہوتا رہا ہوں۔ اور آئندہ بھی ہوں گا۔ اگر برطانیہ پولینڈ کی پیٹھ نہ ٹھونکتا۔ تو اس قدر پیچیدگیاں پیدا نہ ہوتیں۔ اور کم سے کم آئندہ ۲۵ سال تک یورپ میں کسی قسم کی بدامنی کے امکانات معدوم ہو جاتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ کے مختلف ممالک میں کیا ہو رہا ہے

لنڈن سے ۲۹ر اگست کی اطلاع ہے۔ کہ بین الاقوامی حالات کی نزاکت کے پیش نظر حکومت برطانیہ نے بحیرہ روم اور بحیرہ بالٹک میں داخل ہونے سے روک دیا ہے۔ اور ان سمندروں میں اسوقت جو جہاز ہیں۔ انہیں مطلع کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ فوراً وہاں سے نکل کر برطانوی سمندر میں آ جائیں۔ پیرس کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ حکومت فرانس نے الجیریا۔ مراقش اور فرانس میں سنسر قائم کر دئے ہیں۔ جرمنی اور فرانس کے مابین گاڑیوں کی آمد و رفت روک دی گئی ہے۔ فرانس۔ پولینڈ۔ اٹلی اور جرمنی کی سرحدات بالکل بند کر دی گئی ہیں۔ اور رسل و رسائل کے علاوہ آمد و رفت بالکل روک دی گئی ہے۔ فوجیں جنگی محاذوں پر پہنچ رہی ہیں۔ برطانوی سفیر سر نیول ہینڈرسن ہٹلر کے نام حکومت برطانیہ کا پیغام لے کر آج چار بجے بذریعہ طیارہ برلن روانہ ہو گئے ہیں۔ برطانوی کیبنٹ نے اس پیغام کی باقاعدہ منظوری دی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کا ماحصل یہ ہے کہ برطانیہ پولینڈ کے ساتھ اپنے وعدوں کو پورا کرنے پر مجبور ہے۔ لیکن اگر جنگ کی دھمکیاں نہ دی جائیں۔ تو معاملہ کو گفت و شنید کے ذریعہ بھی نپٹایا جا سکتا ہے۔ ہالینڈ کی حکومت نے عام فوجی بھرتی کا قانون نافذ کر دیا ہے۔ اور ۳-۴ لاکھ سپاہی لڑائی کے لئے فوراً تیار ہو گئے ہیں۔ آج رات ملکہ ہالینڈ ایک تقریر براڈکاسٹ کریں گی۔ امریکن سفیر نے حکم دیا ہے۔ کہ تمام امریکن ہالینڈ سے نکل جائیں۔ پولینڈ میں عام حالات بالکل پرسکون ہیں لیکن تیاریوں کی یہ کیفیت ہے۔ کہ ایک لمحہ کے نوٹس پر ساری آبادی میدان جنگ میں آ سکتی ہے۔ حکومت بلجیم نے طیاروں کو بغیر اجازت پرواز کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اور تمام ریزرو فوجیوں کی فوراً حاضری کے احکام صادر کر دیئے ہیں۔ واشنگٹن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جنگ چھڑتے ہی صدر جمہوریہ کی طرف سے قانون غیر جانبداری کا اعلان کر دیا جائے گا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ میں ایک وار کونسل بنانے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ جس کے سات ممبر ہوں گے۔ اپوزیشن کو اس میں شرکت کی دعوت دی جائے گی۔ دفاعی انتظامات کے سلسلہ میں ایک وائٹ پیپر شائع کیا گیا ہے۔ جس کے رو سے ان اشخاص کے ساتھ ہر قسم کی خط و کتابت ممنوع قرار دی گئی ہے۔ جو دشمن کو مدد دیتے ہوں۔ بعض خاص رقبوں میں فوٹو لینے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ جو لوگ انگلستان سے جائیں گے یا باہر سے وہاں آئیں گے۔ ان کی تلاشی ہوا کرے گی۔ وائرلیس۔ ٹیلیفون۔ اور ٹیلیگراف میں پبلک مداخلت ممنوع قرار دے دی گئی ہے۔ جو انگریز دشمن کے علاقہ میں داخل ہوں گے۔ ان کو پانچ سال قید کی سزا دی جائے گی۔ صنعتوں اور نرخوں پر کنٹرول قائم کرنے کے لئے قواعد مرتب ہو گئے ہیں۔ محکمہ بحری نے تمام جہازوں اور لائٹ ہاؤسوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ لوگ گیس سے بچنے کے لئے اپنے اپنے مکانوں میں گڑھے کھود رہے ہیں سرکاری ملازم گھر گھر جا کر اس سے بچنے کے لئے ہدایات جاری کر رہے ہیں۔ بعض لوگوں نے اپنے بیوی بچوں کو دیہات میں بھیج دیا ہے۔ لنڈن کے بعض مقامات پر مورچے لگائے گئے ہیں۔ دفتروں کا ضروری سامان نکال کر دیہات میں محفوظ مقامات پر پہنچایا جا رہا ہے

اٹلی میں بھی فوجی نقل و حرکت شروع ہے۔ ساحلوں پر طیارہ شکن توپیں نصب کی جا رہی ہیں پبلک میں ایک ہیجان بپا ہے۔ حکومت اٹلی نے جاپان کو یقین دلایا ہے۔ کہ جرمنی اور روس کے معاہدہ کا اثر جاپان کے متعلق اٹلی کے رویہ پر نہیں پڑے گا۔ اٹلی ہر وقت جاپان کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے کا متمنی ہے۔ حکومت اٹلی نے تمام برطانوی جہازوں کو حکم دے دیا ہے۔ کہ وہ فوراً اطالوی بندرگاہوں سے نکل جائیں۔ ماسکو سے ۲۸ر اگست کی اطلاع ہے۔ کہ وہاں کے ریڈیو سٹیشن سے اعلان کیا گیا۔ کہ ہمارا مقصد ساری دنیا میں اشتراکیت کو پھیلانا ہے۔ ہماری سرگرمیاں عالمگیر ہیں۔ وقت آنے پر ہماری سرخ فوج دیوقسلی ہیت پر حملہ کر کے دنیا کو اس کے پنجہ استبداد سے نجات دلائے گی۔ برلن میں ابھی تک روسی براڈکاسٹ سننا جرم ہے۔ اور معاہدہ کا دونو ملکوں کے اصولی اختلافات پر کوئی اثر نہیں پڑا

ترکی کے ساتھ بلغاریہ اور جرمنی کی کشیدگی

استنبول سے ۲۷ر اگست کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ بلغاریہ کے ساتھ ترکی کے تعلقات زیادہ کشیدہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو وہی واقعہ ہے جس میں سرحد پر ایک ترکی سپاہی بلغاروی سپاہی کی گولی سے ہلاک ہو گیا تھا لیکن اہم وجہ یہ ہے۔ کہ بلغاریہ کسی صورت میں بھی اتحاد بلقان میں شرکت کے لئے تیار نہیں۔ بلغاروی سفیر نے ترکی گورنمنٹ کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ اگر بلغاریہ کو دلبر یچہ واپس بھی دیدیا جائے تو بھی وہ اس اتحاد میں شریک نہیں ہوگا۔ حتیٰ کہ اس کے تمام مطالبات من و عن تسلیم نہ کر لئے جائیں۔ اسوقت تک ترکی کو امید تھی۔ کہ وہ بلغاریہ کو اس معاہدہ میں شرکت پر ضرور آمادہ کرے گا۔ اور بطور تمہید عنقریب دول بلقان کی ایک کانفرنس بھی طلب کرنے والا تھا۔ لیکن بلغاریہ کے جواب نے اس امید کو منقطع کر دیا ہے۔ اور اس لئے تعلقات میں بھی کشیدگی زیادہ ہونے لگی ہے۔ اس کے علاوہ جرمنی اور ترکی کے تعلقات میں بھی کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ حکومت جرمنی نے ترکی میں آباد جرمن صناعوں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ حکومت ترکی کو کوئی سامان مہیا نہ کریں۔ جرمنی میں مقیم ترک خریداروں کو بھی حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہاں سے نکل جائیں جو حکومت ترکی نے ترک طلباء کو جرمنی سے واپس بلا لیا ہے۔ اور جرمنوں کو ترکی میں رہنے کے حق سے محروم کر دیا ہے۔ جرمن فیکٹریاں حکومت ترکی کو مزید سامان مہیا کرنے سے انکار کر رہی ہیں اور پچھلے حساب کی بے باقی کا مطالبہ کرتی ہے۔ لیکن وہ ان کے مطالبات پورے کرنے سے گریز کر رہی ہے